



حکیم اسلامی کا پیغام
خلافت، اشید و کانگام

تanzim-e-islami ka tarjuman

٢٢ شعبان ١٤٤٥هـ / ٢٧ فبراير ٢٠٢٤ مارچ



مشرق و سطحی: تجزیی عالمی جنگ کا میدان

سخان امتوں کا پیشی - سال اول، جلد اول
ڈاکٹر سراج الدین

2

غزوہ پر اسرائیل کی دھنیات بھاری کو 144 دن گزرا چکے ہیں اور
کل شہادتیں: 29500 سے زائد، جن میں ٹینی 12500:
مورتی: 9500۔ رانی: 79000 سے زائد

اس شمارے میں

ایکشن 2024 کے نتائج
ورا شیڈھٹ کا گردار

I'm an American Doctor Who Went to Gaza

موجودہ سیاسی صورت حال
پر 15 نکالی تبرہ

رمضان میں تکمیل اسلامی کے زیر انتظام
ملک بھر میں دو روزہ ترتیب قرآن دروسگرام

تقطیعی نہیں تقطیعی پر اصرار تباہی کا باعث

حیاتی پنجاب ہماری



حضرت موسیؑ کی والدہ کوہاہام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُورَةُ الْقَصْصَ

{آیات: 07، 08}

وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ مُوسَىٰ أَنَّ أَسْرَارَ ضَعْيِهِ قَاتِلَقِيَّهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي
وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا سَأَذْوَدُهُ إِلَيْكَ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۚ فَالْتَّقْطَةُ أُلْفَرْعَوْنَ
لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّأَهْرَانًا ۖ إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَنَ وَجُنُودُهُمَا كَانُوا أَخْطِيَّنِينَ ۚ

آیت: ۷ «وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ مُوسَىٰ أَنَّ أَرْضَعْيِهِ» ”اور ہم نے وہی کردی موسیؑ کی والدہ کو کہ تم اسے دودھ پلاتی رہو۔“

«فَإِذَا حَفَتِ عَلَيْهِ فَالْقِيَّهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي» ”اور جب تمہیں اس کے بارے میں اندر یہ تو اسے دریا میں ڈال دینا اور نہ خوف کھانا اور نہ رنجیدہ ہونا۔“

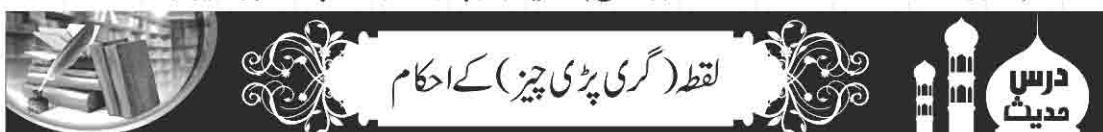
کہ جب تمہیں معلوم ہو کہ حکومتی کارندے تلاشی کے لیے آرہے ہیں اور پکڑے جانے کا امکان ہے تو بلا خوف و خطر بچ کو دریا یائے نہیں میں میں ڈال دینا۔

«إِنَّا رَأَيْدُهُمْ عَدُوًّا وَجَاعِلُوهُمْ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۚ» ”ہم اسے لوٹانے والے ہیں تمہاری طرف اور اسے بنانے والے ہیں رسولوں میں سے۔“

آیت: ۸ «فَالْتَّقْطَةُ أُلْفَرْعَوْنَ» ”تو اسے اٹھایا فرعون کے گھروں نے“
”لقط“ کے معنی ایسی چیز کے ہیں جو کہیں گری پڑی ہو اور کوئی اسے اٹھا لے۔ فدق کی کتابوں میں ”لقط“ کے بارے میں تفصیلی احکام و مسائل ملئے ہیں۔

«لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّأَهْرَانًا ۖ» ”تاکہ وہ بن جائے ان کے لیے دشمن اور پریشانی (کابا عث)۔“
اس کا یہ مطلب نہیں کہ بچ کو دریا سے نکالتے ہوئے ان کا یہ مقصد تھا ایسیں معلوم تھا کہ ایسے ہوگا بلکہ مراد یہ ہے کہ بالآخر اس کا جو نتیجہ نکلا وہ یہی تھا کہ وہ بچ اُن کے لیے تکلیف اور پریشانی کا باعث ہن گیا۔

«إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَنَ وَجُنُودُهُمَا كَانُوا أَخْطِيَّنِينَ ۚ» ”یقیناً فرعون، ہامان اور اس کے سب لشکر (اپنی تدبیر میں) خطا کار تھے۔“



لقط (گری پڑی چیز) کے احکام

درس
حدیث

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَهْنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْلَّقْطَةِ؟ فَقَالَ: ((عَرَفْهَا سَنَةً، فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَدِهَا إِنْ لَمْ تُعْرِفْ فَأَعْرِفُ عِفَاصَهَا وَعِيَّاهَا ثُمَّ كُلُّهَا فِي أُنْ جَاءَ صَاحِبَهَا فَأَدِهَا إِلَيْهِ)) (صحیح مسلم)
زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقط کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مال بھر اس کے مالک کا پتہ کرتے رہو، اگر کوئی اس کی (بیچان) کرے تو اسے دے دو، ورنہ اس کی تھیلی اور اس کا بندھن یاد رکھو، پھر اس کو اپنے کھانے میں استعمال کرلو، اگر اس کا مالک آجائے تو اسے ادا کردو۔“

ہدایت مخالفت

مخالفت کی ہدایات میں ہو پھر استوار
الگینیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا قلب بچکر

تنظیم اسلامی کا ترجیحان نظم آف خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد روح

16 شعبان المظہم 1445ھ جلد 33
27 فروری تا 4 مارچ 2024ء شمارہ 09

مدیر مسنون: حافظ عاکف سعید

مدیر: ایوب بیگ مرزا

ادارتی معارن: فرید اللہ مروٹ

نگران طباعت: شیخ حسین الدین

پبلیشور: محمد سعید اسعد طابع، برشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریلیں، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

”دارالاسلام“، ملکان روڈ، بیک لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800
فون: 042 35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام طباعت: 36-کنائیں، ملکان روڈ، لاہور 54700

فون: 03-35834000، 03-35834000-501، nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ ذریعہ تعاون

اندرونی ملک..... 800 روپے

بیرونی پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آفریقیا، گیریا، غیرہ (21,000 روپے)

انڈیا، پاکستان، افریقیا، غیرہ (16,000 روپے)

ڈرافٹ، منی آرڈر یا پی آرڈر

مکتبہ مرکزی امتحان خدام القرآن کے عنوان سے ارسال
کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا ضمن مکار حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر تحقیق ہونا ضروری نہیں

غلطی نہیں، غلطی پر اصرار تباہی کا باعث بنتا ہے!

انسانی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ غلطی نہیں، بلکہ غلطی کا تسلسل اور اس پر اصرار درحقیقت فرد اور معاشرہ کی تباہی اور بر بادی کا باعث بنتا ہے۔ اکثر اوقات یہ ضد اور اتنا کام مسئلہ بن جاتا ہے جس سے بڑی بڑی ریاستیں اور ملکتیں بھی زمین بوس ہو جاتی ہیں۔ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے 14 اگست 1947ء کو سرکاری ملازمتیں سے خطاب میں مسلح افواج عوام کی خادم ہیں اور آپ تو قومی پاکستانی نہیں بناتے۔ یہم عام شہری ہیں جو ان مسائل کا فیصلہ کرتے ہیں اور یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ ان کا مous کو نجماں دیں جو آپ کو سوچنے لگتے ہیں۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے 25 مارچ 1948ء کو چٹا کا نگ میں بگالی افسروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا آپ کو اپنا فرض منصبی خادموں کی طرح انجام دینا ہے، آپ کو اس سیاسی جماعت یا اس سیاسی جماعت سے کوئی سروکار نہیں۔ یہ آپ کا کام نہیں یہ سیاست دانوں کا کام ہے کہ وہ موجودہ آئین یا آئندہ آئین جو بالآخر تشکیل پائے گا، کے تحت اپنے موقف کے لئے لڑیں۔ آپ سرکاری ملازم ہیں۔ جس جماعت کو اکثریت حاصل ہو گئی وہ حکومت بنائے گی اور آپ کا فرض ہے کہ آپ وقت طور پر اس حکومت کی خدمت ملازمتیں کی طرح کریں، سیاست دانوں کی طرح نہیں۔ یہ آپ کیسے کریں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں سیاسی عدم استحکام کا مسئلہ 1951ء میں وزیر اعظم لیاقت علی خان کی شہادت کے فوراً بعد شروع ہو گیا تھا۔ ہم اپنے قارئین کو متعدد مرتبہ یہ بتاچکے ہیں کہ اکتوبر 1958ء میں ایوب خان کے مارش لاءِ تک گیارہ سالوں میں سات وزیر اعظم آئے جب ایوب خان نے مارش لاءِ گایا تو اگرچہ عوامی سطح پر تو پرور طریقے سے ”بی آیاں نوں“ کہا گیا، لیکن دناتھے قوم نے اس خطے کا اظہار کیا تھا کہ اونٹ نے چالاکی سے بدھ کے خیمه میں اپنے پاؤں داخل کر دیتے ہیں۔ ایوب خان کے مارش لاءِ پر جہاں عوام ضروریات زندگی کے فوری طور پرستے ہوئے پر خوشی کا اظہار کر رہے تھے وہاں سینیں شہید سہروردی جیسے اعلیٰ پایے کے وکیل جو فلسفہ سیاست پر احتاری بھی تھے اور عملی طور پر انتہائی کامیاب سیاست دان بھی تھے۔ موصوف تقیم ہند کے وقت تندہ بگال کے وزیر اعلیٰ تھے۔ یاد رہے بگال 1947ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان تقسیم ہو گیا تھا۔ انہوں نے ایوب خان کے اس مارش لاءِ کی شدت سے مخالفت کی تھی لہذا اگر فرار کر لیے گئے۔ انہوں نے فوجی عدالت میں اپنا کیس خود پلیڈ کیا اور ایسے تاریخی دلائل دیئے جنہیں قانون کی کتابوں کا حصہ بننا چاہیے تھا تاکہ آج کے طالب علم جان سکتے کہ مارش لاءِ اور غیر نمائندہ حکومتیں قومی سلامتی کے لیے ہلاکت خیز کیوں ثابت ہوتی ہیں اور سولیمین بالادستی سیاسی استحکام، معاشری ترقی، امن و امان اور بحیثیت مجموعی قومی ترقی کے لیے کیوں ناگزیر ہے۔ یہاں یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ ایوب خان کے مارش لاءِ میں تو یہ سب کچھ ہو گیا تھا یعنی سیاسی استحکام بھی آیا تھا، معاشری ترقی بھی بے شک ہوتی تھی اور امن و امان بھی قائم تھا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس دور میں جبri سیاسی استحکام نے اسی گھنٹ

پیدا کی جس سے مارشل لاء کے خلاف ایسی زوردار عوامی تحریک چلی جو سب کچھ بہا کر لے گئی اور جبری سیاسی استحکام اور معافی ترقی کو تپٹ کر دیا۔ اس عوامی تحریک نے ایوب خان کو مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا۔ ضرورت تو اس امر کی تھی کہ اس خوفناک انجام سے سبق سیکھاتا اور اس وقت کے آئین کے مطابق قومی اسمبلی کے پیکر کو اقتدار منتقل کر دیا جاتا جو انتخابات کرو اکر عوامی نمائندوں کو اقتدار منتقل کر دیتے لیکن اب ایک اور غلطی کا ارتکاب کیا گیا۔ ایوب خان نے اپنے ہی آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اقتدار فوج کے سربراہ تھی خان کے حوالے کر دیا۔ تھی خان کو چونکہ ایک عوامی تحریک کے نتیجہ میں اقتدار ملا تھا۔ اس عوامی تحریک کی چھاپ اور عوام کا جوش و خروش ابھی چونکہ باقی تھا لہذا تھی خان انتخابات کے انعقاد پر تو مجبور ہو گیا، لیکن انتخابات کے بعد منتقلی اقتدار کے وقت اس کی نیت میں فتوڑ آگیا۔ جس نے سارا معاملہ چوپٹ کر دیا۔ بہر حال یہ طے شدہ بات ہے کہ اگر آئین کے مطابق پیکر قومی اسمبلی کی سرپرستی میں بنائی ہوئی عبوری حکومت انتخابات کرواتی تو معاملات خوش اسلوبی سے طے ہو جاتے، لیکن ایسا نہ ہو سکا۔

اپریل 2022ء میں وزیرِ اعظم عمران خان کے خلاف تحریک عدم اعتماد منظور ہوئی اور وہ وزارتِ عظمی سے فارغ ہو گئے۔ ہمیں اس بحث میں جانے کی

ضرورت نہیں کہ اس میں فوج نے کیا کردار ادا کیا تھا کیونکہ یہ اظہر من اشتمس ہے۔ لیکن یہ خبریں بڑی تفصیل سے آنے لگیں کہ ان پر کافی کائنات لگادیا گیا کہ کبھی اقتدار میں نہیں آسکیں گے۔ پھر 9 مئی 2023ء کا گذر تراش کر ان سے اور ان کی جماعت سے کیا کچھ کیا گیا۔ یہ بھی ہم تفصیل سے لکھ چکے ہیں اور پاکستان کا ہر شہری اس بات کو جان چکا ہے۔ ہر غیر اخلاقی اور غیر قانونی حرہ احتیار کیا جا چکا ہے اور کیا جا رہا ہے کہ کسی طرح مقندر حلقوں کی نظر میں ناپسندیدہ شخص اقتدار میں نہ آئے۔ لیکن عوام نے جیرت انگیز طریقے سے ان تمام حربوں کو درکار کے تمام سیاسی اور عسکری حلقوں کو آگاہ کر دیا ہے کہ وہ کس جماعت کو اور کس فرد کو برسر اقتدار رکھنا چاہتے ہیں اگر ایک بار پھر یہ غلطی دہرانی گئی کہ عوام کی خواہش جو دنوں کی صورت میں دنیا کے سامنے آئی ہے، اگر اسے رد کر دیا جاتا ہے تو انجام مختلف نہیں ہوگا۔ آخر میں ہم فیصلہ ساز حلقوں کی خدمت میں گزارش کریں گے کہ یہ 1958ء نہیں بلکہ 2024ء ہے۔ دنیا بہت بدل چکی ہے۔ پاکستانیوں کا سیاسی شعور ناقابل یقین حد تک پختہ ہو چکا ہے۔ عوام اور عسکری اداروں میں ذہنی ہم آہنگی ناگزیر ہے۔ فوج عوام میں سے ہے لہذا عوام فوج سے ٹوٹ کر محبت کرتی ہے لیکن اس کی یہ شدید خواہش ہے کہ فوج بھی عوام کی خواہشات کا احترام کرے اور تھج معنوں میں ووٹ کو عزت دے۔ جبکہ عوام کی خواہش کو تحریک نے بھی تو یہ سطح پر کئی اچھے کام کیے، لیکن غیر جماعتی انتخابات کا خطرناک ثابت ہو گی۔ سانحہ 1971ء ہر سو اس لیے وہنا ہوا تھا کہ فوج کی پشت دولت، دھونس اور برادری سُمُم کی بنیاد فراہم کر دی۔ کاشکوف کلپر بھی روان



پر عوام نہیں تھے۔

موجہ دہ سیاسی صورتحال پر 15 اگلی تبصرہ



مسجد جامع القرآن، قرآن آکیڈمی، لاہور میں امیر تعلیم اسلامی شجاع الدین شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے 16 فروری 2024ء کے خطاب بیانی تخلیص

نفرتوں کا بڑھنا اس مملکت کے لیے قطعاً سودا من ثابت نہیں

ہو گا۔ اب یہ خطرات ہمارے سروں پر منتلا رہے ہیں۔

سوش میڈیا، ہائک شوز میں جو کچھ کہا جا رہا ہے اس میں کتنا

حق اور کتنا جھوٹ ہے، یہ الگ بات ہے لیکن میرپور بیٹھ کر ہم

نے دینی اور اذمکن میں ہی بات کرنا ہوتی ہے۔ مسلم شریف

میں اللہ کے رسول علیہ السلام کی حدیث بھی ہے:

((الدین النصیحة)) دین النصیحة و خیر خواہی کا نام ہے۔

یہ خیر خواہی کے ساتھ مشورے دینا ہماری دینی ذمہ داری

بنتی ہے۔ اس پلیٹ فارم سے ہم یہیں گے کہ ریاستی جر

کے ذریعے لوگوں کی آواز کو، ان کی رائے کو دبانے کی

کوشش ریاست کے حق میں مفید غایب نہیں ہوگی۔

(4) ریاستی ادارے ذمہ داری کا مظاہرہ کریں

ریاستی اداروں کو چاہیے کہ وہ آئینی اور قانون

کے دائرے میں اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔ چاہے

اسٹیبلیشنٹ کے افراد ہوں، افواج کے لوگوں ہوں، ججز

ہوں وہ آئینی اور قانون کی پاسداری کریں۔ صورتحال

خراب اس وقت ہوتی ہے جبکہ ادارے اپنی آئینی حدود کو

پاپاں کر کے وہ کام کرتے ہیں جو ان کی ذمہ داری میں

شامل نہیں ہوتا۔ پھر ملک میں اختصار پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت

جو ملک کی صورتحال ہے یہ اس وجہ سے ہے کہ ادارے اپنی

آئینی حدود کو پاپاں کر رہے ہیں۔

(5) عوامی رائے کی اہمیت

عوامی رائے کی بہر حال ایک اہمیت ہے۔ اگرچہ

مادر پر آزادی کے بھی قائل نہیں ہیں کہ اگر 25 کروڑ

میں سے 14 کروڑ 50 لاکھ کہہ دیں کہ شراب حلال ہے تو

وہ حلال ہو جائے گی۔ البتہ جائز حدود کے اندر عوامی رائے

کا احترام کیا جائے۔ یکسر عوامی مینڈیٹ کو سائیئن لائن کردیا

جائے تو یہ چیز بھی ریاست کے حق میں مفید نہیں ہوگی

کیونکہ آج لوگوں میں شعور آچکا ہے، اگر آپ جر کے

ذریعے عوام کی جائز رائے کو دبانے کی کوشش کریں گے تو

(2) مملکت جمہوری ہو

جب تک اس مملکت میں اسلام نہیں آ جاتا

تب تک نظام تو بہر حال چلانا ہے اور نظام کو چلانے کے

اعتبار سے ہماری رائے یہ ہے کہ آمریت کے مقابلوں میں

جمہوری طرز حکومت بہتر ہے۔ یہ اور بات ہے کہ جمہوریت

کا بھی ہم نے وہ حشر کر دیا ہے کہ اس کا بھی کوئی من مختار

چھوڑا لیکن اس کے باوجود ہم کہتے ہیں کہ جمہوریت میں

کم از کم عوام اپنے حقوق کے لیے آواز تو اخاکتے ہیں،

اپنی رائے کا اظہار تو کر سکتے ہیں۔ ہم دین کے دائی ہیں،

نفاذ اسلام کی جدوجہد کرنا چاہتے ہیں، دعوت و تلخی کا کام

کرنے والے ہیں، امر بالمعروف و نهى عن المنکر کا فریض

اواکرنا چاہتے ہیں، یہیں جمہوریت میں زیادہ موقع میسر

ہوں گے۔ البتہ ہم ایسی جمہوریت کی قطعاً حمایت نہیں

کرتے جس میں عوام کی حاکیت اعلیٰ کا تصویر ہو۔ ہمارے

آئین میں چونکہ لکھا ہوا ہے کہ اس ملک میں حاکیت اعلیٰ

صرف اللہ تعالیٰ کی ہو گی اس لیے ہم نظام کو چلانے کے

اعتبار سے بہاں جمہوریت کی حمایت کرتے ہیں۔ جس

طرح ایک انسان کو زندہ رہنے کے لیے ہوا، پانی اور غذا کی

ضرورت ہوتی ہے لیکن اس کی روح کے لیے اسلام ضروری

ہے۔ اسی طرح پاکستان کی بقاء اور سلامتی کے لیے اسلام

ضروری ہے کیونکہ یہ اسلام کے نام پر بنتا ہے اور اسلام کی

بدولت ہی باقی رہ سکتا ہے لیکن جب تک اسلام نہیں آ جاتا

تب تک اس کا نظام چلانے کے لیے جمہوریت بہتر ہے۔

(3) ریاستی جرمنہ نسل

ریاستی جرمنہ کیا کیا ڈھونگ ہم نے رچائے

ٹاغوٹ کو خوش کرنے کے لیے لیکن حالات دن بدین

گزرتے چلے گئے۔ سو باتوں کی ایک بات کہ مملکت ہم

نے اسلام کے نام پر حاصل کی، باقی دنیا میں کسی نے نسل

کی بنیاد پر ملک بنایا، کسی نے جغرافی کی بنیاد پر، کسی نے

زبان کی بنیاد پر، کسی نے تاریخ کی بنیاد پر لیکن پاکستان

ریاستی جرمنہ کے لیے کچھ حاصل نہیں ہو گا چاہے یہ

کارکنوں کے ساتھ ہو یا کسی سیاسی لیڈر کے خلاف ہو اور

خطبہ مسنون اور تلاوت آیات کے بعد

اس وقت جو بھی ملکی صورتحال ہے اور جہاں ہم

پہنچنے ہوئے ہیں اس کے تناظر میں گزشتہ کئی خطبات جمع

میں گشتوں ہو چکی ہے۔ محترم ذاکر امام احمد کا بھی رسول کا

ایک تجربہ رہا ہے اور تعلیم اسلامی کی پالیسی بھی رہی ہے کہ

ان حالات کی اصل وجہات کو بیان کیا جائے۔ یہ بڑا یارا

ملک ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں نزول قرآن کے مبنی کی

تائیم سویں شب کو عطا فرمایا۔ اس کے قیام کے مقاصد

بڑستی سے آج ہم برما کے مسلمانوں کو بھول گئے ہیں،

کشمیر کے مسلمانوں کے بارے میں تو شاید لگتا ہے کہ سودا

ہو چکا اور فلسطین کے مسلمانوں کے بارے میں شاید

ہمارے پاس وقت نہیں رہا۔ کہاں اس امت کو اس پورے

عالم کے لیے کھڑا کیا گیا اور کہاں آج 25 کروڑ ایک

گرداب میں پھنسنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مملکت اور

ہمارے حال پر حرف فرمائے۔ اسی تناظر میں آج 15 نکات

پر مشتمل گزارشات پیش کرنا مقصود ہیں۔

(1) مملکت اسلامی ہو

سب سے پہلی بات اس مملکت خدا داد کا نام ہم

نے اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا ہے۔ یہ ملک ہم نے

اسلام کے نام پر لیا۔ البتہ لیکن چکے ہیں لیکن اس کے

باوجود بھی ہمارے متعلق نہیں ہو رہے۔ اسلام کا سافت ایچ،

روشن خیالی اور پتا نہیں کیا کیا ڈھونگ ہم نے رچائے

ٹاغوٹ کو خوش کرنے کے لیے لیکن حالات دن بدین

گزرتے چلے گئے۔ سو باتوں کی ایک بات کہ مملکت ہم

نے اسلام کے نام پر حاصل کی، باقی دنیا میں کسی نے نسل

کی بنیاد پر ملک بنایا، کسی نے جغرافی کی بنیاد پر، کسی نے

زبان کی بنیاد پر، کسی نے تاریخ کی بنیاد پر لیکن پاکستان

ریاستی جرمنہ کے لیے کچھ حاصل نہیں ہو گا چاہے یہ

اسلام کے نام پر بناؤ اور اس کی بقاء، سلامتی اور استحکام ہی

صرف اور صرف اسلام کے نفاذ میں ہے۔

مرتب: ابو ابراہیم

یہ المالک کے لیے خطراں کا ہو گا۔

(6) اداروں اور عوام میں نکار اونڈہ ہو

ریاستی اداروں اور عوام کے درمیان نکار اونڈہ برابدی

کی علامت ہے۔ چاہے اس نکار اونڈہ کی جانب پیش قدمی

کرنے والے عوام ہی کیوں نہ ہوں یا کسی سیاسی جماعت

کے کارکن ہی کیوں نہ ہوں۔ چاہے جر کے ذریعے

وجہوں کو اس نکار اونڈہ لانے میں ریاستی اداروں کا ہی

کروار کیوں نہ ہو، یہ چیز بھی مملکت کے لیے انتہائی نقصان

وہ ثابت ہو گی۔ جب اسی صورتحال پیدا ہوتی ہے تو پھر

یہ وہی مداخلت اس نکار اونڈہ کو خاتمہ جنگی کی طرف لے جاتی ہے۔

1971ء میں بھی صورتحال اسی وجہ سے خراب ہوئی تھی اور

ملک دوکھے ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مقدور طبقات کو،

ریاست چلانے والوں کو اور سیاستدانوں کو بھی ہوش کے

ناخن لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(7) نفرتوں کا خاتمہ ضروری ہے

ملکی سلامتی کے لیے نفرتوں کا خاتمہ ضروری ہے۔ آج کل جو زور تو پہل رہا ہے۔ ایک دوسرے کو گالیاں

دینے والے قتل کی حکمیات دینے والے اور ناک شوز کو

میدان جنگ بنانے والے آج ایک دوسرے کے ساتھ

پیغام ہے ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں قوم کے سبق ترمادیں

مناہست ہو جائے کیا رہا ہے۔ ہم بھی ہمیں کہتے ہیں کوئی

مناد کے لیے اپنی مناد پرستی کو چھوڑ دو۔ جب اپنا مناد

ہوتا ہے تو جا کر بڑے گیٹ کے سامنے اقتدار کی بھیک

ما نگت ہو۔ جب مناد کی ہوں جاتی ہے تو کل کے دشمنوں کو

بھی گلے لگاتے ہو، قوم کو انتہائی میں ڈالنے کے بعد اب

تمہیں وسیع ترقی مغاید یا آگیا۔ یہی کام تم پہلے کیوں

نہیں کرتے۔ واقعی ملک و ملت اور قوم اور ریاست کا مناد

تمہیں اتنا عزیز ہے تو مناد پرستی کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔

مسلم شریف میں حدیث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”منافق کی چار شیئیاں ہیں: جب بات کرے تو مجھوں

بولے، جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے، جب

امانت رکھوائی جائے تو اس میں خیانت کرے تو مجھے

لڑائی جھگڑا ہو جائے تو گالم گلوچ کرے۔“

محترم ڈاکٹر اسرا رحمہ فرماتے تھے کہ آج دین

سے فرار کی روشنی کی وجہ سے ہم پر نفاذ مسلط کر دیا گیا ہے

اور یہ ہمارا قومی مزاج ہن گیا ہے۔ اگر واقعی ہمیں قومی مناد

عزیز ہے تو ہمیں چاہیے کہ جو جھوٹ چھوڑ دیں، وعدہ خلافی

چھوڑ دیں، خیانت کرنا چھوڑ دیں، یہ گالم گلوچ چھوڑ دیں۔

یہ صوبائی، نسلی، سماںی نفرتیں اور تعصبات چھوڑ دیں۔

(8) ٹوپی سُم ہونا چاہیے

استاد محترم ڈاکٹر اسرا رحمہ فرماتے تھے کہ یہ

چوں چوں کامر بیٹھیں ہونا چاہیے کہ کسی پارٹی کے پاس دو

سیٹیں ہیں، کسی کے پاس دس ہیں، کسی کے پاس پندرہ ہیں،

یعنی سادہ اکثریت کسی کے پاس بھی نہیں ہے، ایک ایک

سیٹ کے پیچھے تو کم مخالف اور پر لگ جاتا ہے۔ اس طرح پھر

جمہوریت مختار نہیں رہتی، خرید و فروخت، ہماری زیریں نگ،

تجھت گرانے اور بچانے کا کھیل شروع ہو جاتا ہے۔ بجائے

اس کے صرف دو پارٹیاں ہونی چاہیں جس طرح امریکہ

میں ہیں۔ ان کے درمیان ہی مقابلہ ہو اور جو اکثریت

حاصل کرے اس کو حکومت دی جائے۔ اگر ایسا ہوگا تو

نظام کوئی چلتا رہے گا۔

(9) سیاستدان ڈیلور کر کے

بجائے اس کے کیا سیاستان اقتدار کے حصول کے

لیے اسٹیبلیشمنٹ کی طرف دیکھیں، ڈیلور کر کے دھامیں،

عوام کی خدمت کریں، عوام کے مسائل حل کریں تو عوام خود

انہیں منتظر کریں گے۔ اس وقت عوام مبنگانی کے بوجھ تلے

ذبیحور کے لیے دو وقت کی روشنی میں ہو گیا۔ بجلی،

گیس کے بل ادا کریں تو گھر میں فاقوں کی نوبت آجائی

ہے۔ سیاستدان اگر اسٹیبلیشمنٹ کی طرف دیکھنے کی بجائے

عوام کی طرف دیکھیں، عوام کے مسائل حل کرنے کی

کوشش کریں تو ملک کے حالات بھی شاید سدھ رجاں ایں اور

عوام اور حکمرانوں کے درمیان خلا بھی کم ہو جائے اور کوئی

ان سے کری بھی نہ چھین سکے۔

(10) دینی جماعتوں کا الیہ

چھے تیسے انتخابات ہوئے دینی جماعتوں کو قوم نے

بالکل مسترد کر دیا۔ یہ بہت بڑا الیہ ہے۔ نکاح مولوی

سے پڑھاتے ہیں، فتوی لینا ہو تو مولوی سے لیتے ہیں،

نماز جاتا ہو چھنی ہو تو مولوی کو بلاستے ہیں، لیکن جب ووٹ

دینے کی باری آتی ہے تو بے چارے مولوی کو کوئی پوچھتا

ہی نہیں۔ دینی سیاسی جماعتوں کو بھی سوچنا چاہیے کہ ایسا

کیوں ہو گیا؟ کیا ان دینی جماعتوں کی طرف سے دعوت،

تریبیت، ذہن سازی میں کسی روگنی ہے، عوام پر جھوخت ہوئی

چاہیے تھی کیا اس میں کسی روگنی ہے۔ اس پر بھی سوچنا چاہیے

لیکن کچھ دھوپات اور بھی ہیں ان پر بھی غور کرنا چاہیے۔ جب

ایک حلقہ میں چار پانچ دینی جماعتیں ملاقات ہوں گی تو

دینی طقوس کا ووٹ ڈیک تھیم ہو جائے گا اور سیکولر جیت

جائیں گے۔ پھر جب دینی جماعتیں آپس میں مذاہل ہوں

گی تو وہ ایک دوسرے کی مخالفت بھی کریں گی، اس طرح بھی

ان کا ووٹ پینک کم ہو گا اور فائدہ سیکولر جماعتوں کو ہو گا۔

دینی سیاسی جماعتوں کو ان پہلوؤں کو بھی مد نظر رکھنا چاہیے۔

(11) انتخابی سیاست کے لحاظ پر نظر ثانی کریں۔

اگر ایکشن کی گمراہی ہے، ذرا ماعول جب

معمول پر آجائے تو دینی سیاسی جماعتوں کو بھی کھلے دل

کے ساتھ اور پوری لکر اور توجہ سے کے ساتھ سوچنا چاہیے

کہ کیا واقعی انتخابی راستہ ان کے لیے سو مدد ہے؟ ڈاکٹر

اسرا رحمہ نے اسی جماعتی سے علیحدگی

اختیار کی تھی کیونکہ انہیں بخوبی اندرازہ ہو گیا تھا کہ انتخابی

راستے سے پاکستان میں اسلام کا نفاذ ممکن نہیں۔ یعنی اس

راستے سے انقلاب نہیں آسکتا۔ کیا دینی سیاسی جماعت

کا فرد ایکشن کے دروازہ کھرا ہو کر عوام میں یہ کہے گا کہ

جب جھوٹ ملت بولا کرہ، سو مدت کھایا کرہ، میٹیوں کو ہبنوں کو

وراثت میں حصہ دیا کرہ، ملاوٹ ملت کیا کرہ؟ یہ باتیں وہاں کوئی

وقت پر ادا کیا کرہ، ملاوٹ ملت کیا کرہ؟ یہ باتیں وہاں کوئی

نہیں کرتا، اس لیے کہ اس انتخابی سیاست کا مکملہ ہی کچھ اور

ہے۔ آج ایک بڑی دینی سیاسی جماعت کی شوری کے اجالس

کا یہ کہتہ سامنے آیا ہے کہ اس پارٹی نے بیٹھ کر کچھ نہیں

ہونے والا، ہمیں میدان میں آتا پڑے گا۔ ڈاکٹر اسرا رحمہ

میں سبکھا تے سمجھاتے دینی سے چلے گئے انتخابی سیاست

سے کوئی تبدیلی یا انقلاب نہیں آسکتا۔ انقلاب لانا ہے تو

منچ انقلاب نبیو کو مد نظر رکھ کر آگے گر اس روٹ لیوں سے

دعوت کا کام شارت کرنا پڑے گا، وہاں سے انقلابی جدوجہد

شروع کرنا پڑے گی۔ 2024ء میں آگر دینی سیاسی

جماعتوں کو یہ بات سمجھیں آئے گی ہے کیونکہ 76 سال کا

تجھریان کے سامنے ہے۔ ہم تو یہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ

کی جانب سے ایک موقع ہے، اس انتخابی راستے کو ترک

کر کے آپ منچ انقلاب نبیو کو اختیار کر لجھے۔

(12) عوام کے جذبات کو ثابت رخ پر ڈھالا جائے

عوام کا بہت بڑا طبقہ اس وقت شدید جذبات میں

ہے، لوگوں سر کوں پر بھی نکل رہے ہیں۔ اگر یہ جذبات

خالص سیاسی جدوجہد کے طور پر سامنے آئے ہیں تو بھی غلط

نہیں ہیں۔ ڈاکٹر اسرا رحمہ بھی فرماتے تھے کہ عوام کے

بہاؤ کو اتنے کی کوئی کوشش کریں گے تو آپ خود اس کا

بہاؤ کر دیں۔ لہذا بہتر ہے کہ ان کے جذبات اور اس بہاؤ کو شابت

طور پر صحیح رخ پر ڈھالنے کی کوشش کریں۔ صحیح رخ کیا

ہے؟ ہم کہتے ہیں یقیناً ظلم کے خاتمے کے لیے کھرا ہوں

چاہیے۔ آپ کا اور میرا دینی فرض ہے۔ قرآن پاک ہم

سے تقاضا کرتا ہے:

﴿كُونُوْا قَوْمِيْنَ الْقُنْصُطَ﴾ (النَّا: 135) "کھڑے ہو جاؤ پوری قوت کے ساتھ عدل و قائم کرنے کے لیے۔" اسی طرح رسول اللہ ﷺ سے کلموایا گیا: ﴿وَأَمِيزُتُ لَا تَعْدُلَ بَيْنَكُمْ طَ﴾ (ashur: 15) "اور (آپ سبھ دیجیے کہ) مجھے حکم ہوا کہ میں تمہارے درمیان عدل فرم کروں۔"

(14) منح انتقال ب نبوی ﷺ کو اپنا سیکھیں۔

محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے منح انتقال ب نبوی کے

موضوع پر 1980ء کی دہائی میں 11 خطبات بعد دیے جو کتابی شکل میں اور آذیو و میڈیو زمین کے ادا کردہ موجود ہیں۔ پھر زندگی کے آخری سالوں میں انہوں نے رسول انتقال ب ﷺ کا طریق انتقال ب کے عنوان سے ایک خطاب ارشاد فرمایا جس میں کلی دور کے چار مرحلے بیان کیے 1۔ قرآن کے ذریعے دعوت۔ 2۔ دعوت قول

(13) ایمان پر محنت کرنے کی ضرورت

میرے بھائیو، بزرگو! جو تان لوٹی ہے ایمان کی

محنت پر آکر ہوتی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد سورہ الحصر کے درس

میں فرماتے تھے کہ سارے دینی تقاضے اس سورت کے ذیل

میں آجاتے ہیں لیکن اصل محتاج آخری دو شرائط میں ہے:

﴿وَتَوَاصُوا بِالْحَقِّ وَتَوَاصُوا بِالصَّنْبُرِ﴾ (الحصر)

"اور انہوں نے ایک درسے کو حجت کی صحیت کی اور

انہوں نے باہم ایک درسے کو صبر کی تلقین کی۔"

اگر صبر کے درمیں سے 1۔ اقدام جس میں

قتل کا حکم بھی آیا۔ 2۔ تصادم۔ بد رے لے کر فتح کر

تک چھ برس کے عرصے میں قاتل اور تصادم کے میجے میں

حق غالب ہو گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جَاءَ الْحَقُّ

وَذَهَقَ الْبَاطِلُ طَ" (بی اسرائیل: 81) "حق آگیا

اور باطل بجا گیا۔"

البتہ پاکستان میں چونکہ مقابل بھی مسلمان ہیں اس لیے

یہاں قاتل کا معاملہ موزوں نہیں۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے

تھے انتسابی جدوجہد میں اپنے حق کا مطالب لے کر کھڑا ہونا،

باطل نظام کو بدلنا ہمارا حق ہے لیکن حق اپنی حکومت کے

لیے نہیں بلکہ اللہ کی حاکیت کے قیام کے لیے ہے۔ اس

کے لیے منظم جماعت کا ہونا ضروری ہے جس میں جان

دینے کی بات کی جائے گی جان لینے کی بات نہیں کی جائے

گی۔ ہم دینی سیاسی جماعتوں کو بھی یہی دعوت دیتے

ہیں کہ وہ انتخابات کا راست پھوڑ کر منصب انتقال ب نبوی کو اختیار

کر لیں۔ اللہ نے بھی فرمایا ہے: "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ

فِي رَسُولِ اللَّهِ أَنْوَةً حَسَنَةً" (الاحزاب: 21)

"(اے مسلمانو!) تمہارے لیے اللہ کے رسول میں ایک

بہترین نمونہ ہے"

اگر آپ اسلامی انتقال ب لانا چاہتے ہیں تو وہ بھی اسوہ حسنے کی روشنی میں لا سکیں، اسی میں بہتری ہے۔

(15) اسلامی نظام قائم کیا جائے

آخری بات یہ ہے کہ یہ مملکت ہم نے لی تھی دنیا کے سامنے اسلام کا نمونہ پیش کرنے کے لیے۔ ہمیں تو بہت دور جانا تھا لیکن خود میں ہی الجھ کر رہ گئے ہیں۔ پڑوس میں کشیر ہے لیکن اس کی بات ہی نہیں کرتے، برما کے مسلمانوں کا درد نہیں محسوس نہیں ہوتا۔ ایکش کی گہا بھی میں ہمیں فلسطین بھی یاد نہیں رہا جبکہ فلامر اسرائیل مسلسل بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق 30 ہزار سے زائد شہادتیں اور 90 ہزار سے زیادہ رنجی ہیں۔ یو این او کہرہ رہا ہے کہ غربہ کے اندر 10 لاکھ افراد بھوک سے دوچار ہیں۔ رنج کے باڑا پر 13 لاکھ کے قریب فلسطینی ہیں جن کو اسرائیل فلسطین سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے جبکہ دوسری طرف مسلمان خاموش ہیں۔ عرب حکمران مودوی کو بلا کر مندرجہ کا اپنے ہاں افتتاح کر رہا ہے ہیں۔

نخجیر چلے کسی پر تراپتے ہیں ہم امیر سارے جہاں کا درد ہمارے بگر میں ہے پاکستان نے اس امت کے لیے کھڑا ہونا تھا کیونکہ ہم نے اسلام کا دعویٰ کیا تھا اور آج ہم 77 برس کے بعد کہاں کھڑے ہیں؟ ملک تو نے کی باتیں، نفترمیں، تعقبات، علیحدگی کی باتیں ہو رہی ہیں۔ میں نے سودا لافت کی آخری آیت کا ایک حصہ ایک خاص وجہ سے تلاوت کیا تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "الْحُمَّادُ رَسُولُ اللَّهِ طَ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشَدُّهُمْ عَلَى الْكُفَّارِ رَحْمَةً أَبْيَهُمْ" (النَّجْم: 28) "محمد ﷺ" اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بہت بھاری اور آپس میں بہت رحمل ہیں۔"

شدید کا ایک معنی ہے سخت جان ہے۔ ایمان والوں کو تم دبایاں تھے، مٹا دیں سکتے، خرید نہیں سکتے۔ پھر یہ بھی نقطہ مفسرین نے بیان فرمایا کہ اللہ نے فطری جذبات رکھے ہیں۔ غصہ بھی مطلوب ہے مگر صحیح جگہ پر۔ غصہ دین و شمنوں کے لیے، برکشون اور باغیوں کے لیے رکھیں لیکن اپنے اہل ایمان بھائیوں کے لیے دل میں رحم ہونا چاہیے۔ اگر بڑا مقدمہ سامنے نہ ہو تو چھوٹے چھوٹے مذاقات کے لیے اپنے میں اڑایاں جھگڑے ہوں گے۔ نفترمیں اور تعقبات جنم لیں گے۔ لہذا بہتری اسی میں ہے کہ جس مقصد کے لیے یہ ملک بنایا گیا اس کے حصول کے لیے مل کر جدوجہد کریں اور پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست بنائیں تاکہ اس میں احیام بھی آئے اور اہم و امام بھی ہو، ملک ترقی بھی کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!



پورا قانون گل کر رہے ہیں دینی جماعتیں کے بچھوپن اخوتے مارک اسکی میں آجھی کے تزوہ کو چھوٹ کر سکتے
اللہ اکابر توبہ آتے گا جب فرسودہ مالی قانون کو ہمارا دینے والی قوانین کو کھی ختم کیا جائے ہے الیوب ہیگر رہا

جو بھی کمزوری حکومت بنے گی وہ عوام پر مزید بوجھ بنے گی اور عوام میں شدید مایوسی اور عمل پیدا ہوگا۔
دینی جماعتوں کو سوچنا چاہیے کہ وہ ان حالات میں کیارول ادا کر سکتی ہیں: ڈاکٹر فرید احمد پراچہ

الیکشن 2024 کے نتائج اور استیبلشمنٹ کا کردار کے موضوع پر حالات حاضرہ کے مفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجویزیہ نگاروں کا اظہار خیال

لندن: آئینہ
لندن: آئینہ

سوال: حالی ایکشن کا پس نگاہ سے فتح ہو گی تھا، کوئی اس کا نام تک دوٹ بینک ہی کراچی سے فتح ہو گی تھا، کوئی اس کا نام تک لینا گوار نہیں کرتا تھا کیونکہ کراچی کی تباہی کا ذمہ دار لوگ MQM کو سمجھتے ہیں، اس کو ا توں رات کنیں عطا کر دی گئیں۔ فارم 45 کے زلٹ بدالے گئے۔ حلقہ 104 میں جماعت اسلامی کے امیدوار کے 29 ہزار ووٹ تھے اور MQM کے امیدوار کے صرف 3 ہزار ووٹ تھے لیکن فارم 47 میں جماعت اسلامی کے امیدوار کے 23 ہزار ووٹ لکھے گئے اور MQM کے امیدوار کے 30 ہزار ووٹ کھڑک کر اس کو جتو یا گیا۔ تم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایکشن نہیں تھا بلکہ حکم کھلا سیکیشن تھی۔ اسی لیے حافظ نعیم الرحمن نے اپنی سیٹ واپس کر دی کہ خارج کی جو گدرا ہو وہ قیصری کیا ہے۔ آپ اگر سمجھتے ہیں، مجھی اس لوث دار کے اندر حصہ میں گئے تو تم میں اور تم میں فرق کیا رہ جائے گا۔ کراچی میں ہماری حقیقی ہوئی 6 سینیں MQM کو جعل طور پر دی گئیں۔ ہم سمجھتے ہیں فارم 45 کے مطابق گفتگو کریں۔ ایکشن کمیشن نے زیریبو عذر کیوں بنائے خود ایکشن کمیشن یا کام کرے۔

سوال: آپ اس ایکشن کو کیا نام دیں گے؟
ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: ہم یہ تو نہیں سمجھتے کہ یہ مکمل دھاندنی شدہ ہے اس لیے کہ ہر جا پیٹی آئی حقیقت ہے۔ وہ پیٹی آئی کو جانتے کے لیے تو نہیں بنا تھا لیکن یہ کہ انحصاری ڈاکٹر ایکشن تھا جس میں پہلے سے طے شدہ تھا کہ کس کو کس حد تک جانے دینا ہے۔ لیکن جب زلٹ کنٹرول سے باہر ہونا شروع ہوئے تو نہیں کنٹرول کرنے کے لیے سارا کچھ کیا گیا۔

سوال: جیسا کہ کہا جا رہا ہے کہ ایک بڑی پارٹی کے وزر

سوال: حالی ایکشن کا پس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟ ان کو کیا کہیں گے، ایکشن، سیکیشن یا نیکیشن؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: کتنی شرم کی بات ہے کہ اتنی یادی سے ملک میں جہاں بہت سے داخلی تقاضاوں

سوال: ایکشن 2024 کے بعد امیر جماعت اسلامی سراج الحق صاحب نے استغفار دے دیا ہے۔ اس کی کیوں ضرورت پیش آئی جبکہ پڑتھو تھا کہ بہت زیادہ نشیس حاصل نہیں ہوا ہیں گی؟
ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: ہمارے لیے بھی یہ اچانک خوب تھی۔ اس طرح کی کوئی توقع بھی نہیں تھی کیونکہ اس سے پہلے مرکزی شوریٰ کی مشاہدہ ہوئی جس میں ایکشن کا تجویزی بھی ہوا اور اس میں بڑے ثابت پہلو سامنے آئے کہ پہلی دفعہ جماعت اسلامی نے کسی اتحادی جماعت کے بغیر اپنے جمہنے، اپنے نشان کے ساتھ انتخابات میں حصہ لیا۔

ہر فرد نے یکسو ہو کر بھر پور محت کی چاہے وہ امیر جماعت ہوں یا عام کارکن ہو۔ ہم اللہ کا نکار ادا کرتے ہیں کہ ہمارا دوٹ بینک بڑھ گیا، دگنا ہو گیا۔ اگر تناسب نہ ماندگی کا نظام ہوتا تو اس دوٹ بینک سے ہمیں قومی اسلوبی کے اندر شہری علاقوں کے پولنگ اسٹیشن سیٹی علاقوں میں منتقل کر دیے گے۔ میرا پنا پولنگ اسٹیشن تبدیل کر دیا گیا۔ یعنی لوگوں کو دوٹ دالنے سے روکنے کی ہر مکن کو کوشش کی گئی۔ لیکن اس

کے باوجود لوگ ووٹ دالنے کے تو پھر ان کے دوٹ پر ڈاکٹر ایکشن کی خانی کیا تھی شروع ہو گئی۔ رات کو تائیج پچھے اور تھے اگلی صبح کچھ اور تھے۔ نواز شریف دونوں سینیں بار بار کھے تھے لیکن اگلے دن ایک سیٹ پران کی جیست کا اعلان کر دیا گیا۔ سب سے بڑی اور منظم دھاندنی کراچی میں ہوئی جہاں یہ طے کر لیا گیا تھا کہ نہ تو وہاں PTI کے وزر اکیوں کو آئے دیا جائے گا اور نہ جماعت اسلامی کے۔ وہ MQM کو بلدیاتی ایکشن لونے کی جرأت نہیں ہوئی، جس کا قبول نہیں کرے گی۔

مرتب: محمد فیض چودھری

لیکن اب آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ ایش کے بعد کروا کے جمع کروائیں۔ لیکن کورٹ نے عوام کو اپنی مرضی کی پارٹی کو ووٹ دینے سے محروم رکھا۔ ہر جگہ انتخابی نشان مختلف تھے بلکہ ایک ہی حلقہ میں قومی اور صوبائی انتخابی نشان مختلف تھے۔ پھر یہ کھنکھر نشانات دیے گئے۔ یہ ساری چیزیں جانبداری کی نشاندہی کرتی ہیں۔

ایوب بیگ مارزا: پی آئی نے دو دفعہ انترا پارٹی
ائیکشن کروائے تھیں اور بروفت کروائے تھیں لیکن ایکشن
کمیشن نے ان کو بھی مسترد کر دیا۔ پھر حکم دیا 20 دن کے
اندر کراؤ، وہ بھی کروائے اس کے باوجود کہ جہاں کہیں وہ
اکٹھے ہوتے تھے میں پچھاپا پڑ جاتا تھا۔

سوال: 1971ء کے واقعات جب ہم پڑھتے ہیں تو سوچتے ہیں کہ ہماری مقندر قوتوں کو کیوں نظر نہیں آ رہا تھا کہ حالات کس طرف جا رہے ہیں، اس کے باوجود وہ وہ وقت میں ظلم و جرم میں آگے سے آگے بڑھتی چلی گئیں۔ اب بھی ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے کہ عوامی رائے کو جیر کے تحت دبائے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ظلم بڑھتا چلا جا رہا ہے، ان حالات میں کہیں ایسا تو نہیں ہو گا کہ عوامی ثم و غصہ مقندر قوتوں کے خلاف لاواہن کرے گھرے؟

ایوب بیگ مرزا: 1971ء میں جین نے سینگھی خان کو مشورہ دیا تھا کہ آپ بھاگل کا مسئلہ پر امن طور پر حل کرنے کی کوشش کریں اور ظلم نہ کریں۔ سینگھی خان نے اسی طاقت کے نئے میں رعوت سے جواب دیا:

"I thought you were friend."

یہ طاقت کا نشر انداز حاکر دیتا ہے اور سامنے دکھائی دینے والی چیز بھی دکھائی نہیں دیتی۔ میں یہ تمہیں کہتا کہیں غدار تھا لیکن یہ نہ انسان کو اس راستے پر لے جاتا ہے۔ موجودہ صورت حال بھی اس سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے۔

سوال: آپ کیا سمجھتے ہیں کہ جو عوامی رائے کو جبرا دیا نے کی کوششیں ایکش میں یا اس سے قبل کی گئیں اس کے بعد عوام کے دلوں میں ریاست، ملک اور مقنڈر حلقوں کے حوالے سے کیا جذبات پیدا ہوں گے؟

ڈاکٹر فرید احمد پیراچہ: 1971ء میں جو سانحہ پیش آیا اس کے متعلق اسٹیبلشمنٹ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ چونکہ اس وقت ایکشن شفاف کروائے گئے تھے اس لیے یہ سانحہ پیش آیا۔ اسٹیبلشمنٹ کے مطابق اگر کنٹرولڈ ایکشن ہوتے تو ملک نہ ٹوٹتا۔ حالانکہ ملک اس

ابویں بیگ مزا: ہمارا قانون اور ہمارا آئین یہ کہتا ہے کہ جو فیصلہ ہو جائے وہ پلک پر اپنی ہوتی ہے، اس پر کھل کر رایے کا اظہار کیا جاسکتا ہے۔ لہذا میں اپنے اس حق کو استعمال کرتے ہوئے کہوں گا کہ اس کیس کا زیر بحث اس

آنہی غلط تھا جس میں ایک پارٹی کو انتخابی نشان سے محروم کیا گیا۔ دنیا میں ایکش کمپنی بننے ہیں لوگوں کو ایکش کے حوالے سے تنقیب دینے کے لیے، عدالتیں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو موقع دیتی ہیں کہ وہ ایکش میں حصہ لیں۔ اگر کوئی فوجداری جرم ہوا تو اس پر سخت سے سخت روای اختیار کرتی ہیں تاکہ آئندہ ایسا نہ ہو لیکن جہاں شہری حقوق کا

اسٹبلشمنٹ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ چونکہ 1971ء میں شفاف ایکشن کروائے گئے تھے اس لیے ملک ٹوٹ گیا، اگر کنٹرولڈ ایکشن ہوتے تو ملک کبھی نہ ٹوٹتا۔

معاملہ ہو وہاں عدالتیں قانون میں پچک دکھا کر زیادہ سے زیادہ عوام کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنی ہیں۔ ایکش کمیشن کا تو کام تھا لوگوں کو ایکش کی طرف لاتا لیکن بیان اگرچہ پوچھا جائے تو اصل فساد کی چیز پر یہم کو رٹ کا وہ فیصلہ تھا جس میں ایک پارٹی کا اختیابی نشان واپس لیا گیا۔

ڈاکٹر فربید احمد پراچہ: ایکشن ایکٹ وغیرہ کے تحت پارٹی ایکشن کروانے ضروری ہیں۔ پی ائی آئی نے اخراج پارٹی ایکشن اسی طرح کروادیے تھے جس طرح دوسری پارٹیوں نے کرواۓ۔ اگر پی ائی آئی کے اخراج پارٹی ایکشن پر اعتراض ہے تو پھر دوسری پارٹیوں کے ایکشن پر بھی اعتراض ہونا چاہیے تھا کہ جن کے اندر خاتمہ اینی باڈشاہیتیں ہیں۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ پھر یہ کوٹ اگر بنیادی حقوق کے تحت فیصلہ کرتی تو بڑی آسانی سے فیصلہ کر سکتی تھی کہ ملک ہے پارٹی نے غلطی کی لیکن یہ عوام کا حق ہے کوہ جس پارٹی کو ووٹ دینا چاہیں دے سکتے ہیں۔ آپ انتخابی ششان و اپس لینے کی بجائے اس پارٹی کو سزا کے طور پر جرمان کر سکتے تھے کہ آپ بروقت ایکشن نہیں کروادے

کے لیے طرح طرح کی رکاوٹیں اور مشکلات تھیں، یہاں تک کہ وزرالسٹوں سے ان کے نام ہی کسی اور جگہ شفٹ کر دیے گئے تھے، اس کے باوجود لوگ جس طرح سے لٹکے ہیں اور وہ دلے ہیں، اس سے کیا لگتا ہے کہ لوگوں نے اپنا غصہ کس کے خلاف کالا ہے؟

ایوب بیگ مروا: پہلے تو میں امیر جماعت سراج الحق صاحب کے استغفی کے بارے میں عرض کروں گا۔ میں ایک معاطلہ میں جماعت اسلامی کو بیشتر سے خراج تھیں پیش کرتا ہوں کہ یہ وہ واحد جماعت ہے جس کے اپنے اندر جمہوریت ہے۔ باقی پارٹیوں میں موروثیت بھی چل رہی ہے، کہیں انتخابی ایکشن نہیں ہوتا۔ لیکن جماعت اسلامی نے واقعیتی ثابت کیا ہے کہ اگر جمہوریت میں حصہ لینا ہے تو پہلے جماعت کے اندر جمہوریت ہونی چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ امیر جماعت نے استغفی دیا۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو میں یہ کہتا ہوں کہ ایکشن تو انسانوں کے درمیان ہوتے ہیں۔ ایک ریفرنڈوم ہوتا ہے جو کسی کلکٹن پر ہوتا ہے۔ آپ ریفرنڈوم کروں الجیج کر 8 فروری کو جو کچھ ہوا ہے کیا اس کو ایکشن کہا جائے؟ اگر 25 فیصد لوگ بھی کہہ دیں کہ ہاں یہ ایکشن تھا تو میں ان لوگوں کا 100 فیصد کہوں گا۔

سوال: کیا کبھی پاکستان کے ایکشن پس پر دہ قوتوں کی مداخلت کے بغیر ہو سکیں گے؟

ایوب بیگ مرزا: یہ توثیقیت ہے کہ ہمارے تمام ایکشن میں پس پر دھوکہ تو میں مدخل ہوتی ہیں۔ یہ کام پہلے ہڑے ڈھکے چیپے انداز میں ہوتا تھا کہ ایک ایکٹ ایمبلر کو ایک پارٹی سے دوسرا پارٹی میں شفت کر دیا، حلقہ بندیوں میں مدخل اندازی کر لیا، اس طرح نہیں ہوتا تھا جو اس پارٹی کھلم کھلا ہوا ہے کہ یہ ہمارا آڑور ہے کہ فلاں جستے گا اور فلاں پارے گا۔ ایسی مثلیں سامنے آئی ہیں کہ 80 ہزار ووٹ سے جنتے والا ہڑا دی گیا اور جس کی حفاظت ضبط ہو رہی تھی اسے جتا دیا گیا۔ یہ صورت حال پہلے کبھی نہیں تھی۔ اصل میں میں سمجھتا ہوں کہ طاقتور حلقوں نے خواہ تجواد اپنے لیے ایک مسئلہ بنالیا ہوا ہے۔ انہوں نے پوری کوشش کی کہ لوگ کم سے کم ووٹ والیں مگر اتنا ہی زیادہ لوگوں نے ووٹ دالے۔

سوال: آپ کا سمجھتے ہیں کہ پریم کورٹ نے جو فیصلہ دیا تھا کہ پیٹی آئی کا انتخابی ایشان لے لیا جائے اور ایک طور پارٹی کے موجود نہ رہے کیا یہ سارا کچھ اسی مینگک اور

وجہ سے نہیں ٹوٹا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ ایکشن بھی غیر جانبدار اور شفاف نہیں تھے بلکہ مشریق پاکستان میں بالکل یکطرفہ چل رہا تھا، جماعت اسلامی کو جلد نہیں کرنے دیا گیا تھا۔ مولانا مودودی جلسہ گاہ تک پہنچنے سکتے تھے، وہاں افراد فرماںگ کی گئی۔ کمی لوگ شہید کیے گئے۔ وہاں علم کی انتہائی لینکن فوجی حکومت نے اس قائم کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ لیکن جب عوامی لیگ جیت گئی تو پھر جماعت اسلامی کا موقف بھی بیہی تھا کہ اس کو حکومت بنانے دی جائے۔ لیکن ادھر بھروسہ پر از گئے اور عوامی لیگ کو حکومت نہ بنانے دی۔ اس سے تینجہ یہ نکالنا چاہیے کہ فوج کو کسی صورت

کل قیامت کے دن اس بارے میں پوچھا جی جائے گا۔ یہ دینی جماعتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کی تربیت کریں۔ آپ کے سوال سے کئی سوالات ذہن میں ابھرتے ہیں۔ ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ہم پسپاً اختیار کر لیں اور میدان چھوڑ دیں کہ اس اب سیکولر قوتیں ہی نظام کو چلا گئی گی یا پھر یہ کہ ہم اپنی خامیوں اور کمزوریوں پر نظر

ڈالیں اور دیکھیں کہ تم کہاں کہاں اپنا کروار ادا نہیں کر سکتے اور جہاں کر سکتے ہیں وہاں ثابت پہلو کو سامنے رکھ کر جدو جہد کی جائے۔ دینی ووث کو تقسیم ہونے سے روکا جائے۔ یہ اتحاد کے بغیر بھی سیٹ ایڈ جشنمنٹ کے ذریعے روکا جاسکتا ہے۔

ایوب بیگ مرزا: میری نظر میں عوام کی صحیح تعلیم و تربیت ہوئی نہیں سکی کہ جمہوریت کیا ہوتی ہے اور اسلام میں سیاست کی کیا اہمیت ہے۔ حالت یہ ہے کہ اکثر پڑھ کر کھے لوگ بھی یہ کہدیتے ہیں کہ قانون نے سرکیں بنائیں، پل بنائے اس لیے ہم ان کو ووٹ دیتے ہیں۔ لیکن انہیں پہاڑی نہیں کہ اسلامی سرکیں اور پل بنانے کے لیے نہیں ہوتیں بلکہ قانون سازی کے لیے ہوتی ہیں۔ اسی طرح اکثر پڑھ کر کھے لوگ بھی یہ کہدیتے ہیں کہ مذہب کی سیاست سے کیا تعلق ہے۔ حالانکہ اسلام ایک مکمل دین تھا۔ لیکن اس لحاظ سے تعلیم و تربیت نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے دینی سیاسی جماعتوں کو ووٹ نہیں ملتا۔ 200 سال تو ہم نے انگریز کی غلامی میں گزارے ہیں جس دوران فناذ اسلام کا تصور ہی ذہنوں سے نکال دیا گیا اور اسلام کو محض عبادات، رسومات اور معاملات تک محدود کر دیا گیا۔ جماعت اسلامی نے خدمتِ خلق کے حوالے سے کتنا کام کیا لیکن ان کو بھی ووٹ نہیں ملتے کیونکہ لوگوں کا تصور یہ ہے کہ کیا سیاست دین سے الگ ہے۔

سوال: موجودہ ایکشن کے بعد دینی جماعتوں کے لیے یہ ضروری نہیں ہو گیا کہ وہ اپنے طریقہ کار میں تبدیلی کر آئیں؟

ایوب بیگ مرزا: باñی نظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے اس حوالے سے جماعت اسلامی کو یہ پیشکش کی تھی کہ ہم دونوں جماعتوں میں اعلان کر دیتے ہیں کہ ہم

اور اس نے سیاچین کے بارے میں پاکستان سے ایک معابدہ کر لیا۔ ڈرافٹ تیار تھا اس نے کہا میں دہلی جا کر سائنس کروں گا۔ دہلی میں فوج کا مشورہ مان کر اس نے معابدے کو مسترد کر دیا۔ پاکستانی تو اپنی فوج کو سر پر بخاتے رہے ہیں لیکن انہوں ہے کہ اب ہمارے نوجوانوں کو کیا سکھایا جا رہا ہے؟ یہی کہ اپنا مقصود حاصل کی کوئی کوشش نہیں کی۔ لیکن جب عوامی

وہ MQM جس کا ووٹ بینک ہی ختم ہو گیا تھا، جس کا نام لیتا بھی اہل کراچی گوارنیٹ کرتے کیونکہ وہ MQM کو کراچی کی تباہی کا ذمہ دار سمجھتے ہیں، جو بلدیاتی ایکشن نہیں لڑ پائی اس کو جعلی طور پر کراچی کا فتح بنادیا گیا۔

کرنے کے لیے بد سے بدترین حرثے اور جھکنڈے بھی جائز ہیں؟ یہاں تک کہ جائز و ناجائز بھی نہیں بکھو؟

سوال: حالیہ ایکشن میں ایسا محسوس ہوا ہے کہ لوگوں نے مجموعی طور پر مذہبی سیاسی جماعتوں کو پس پشت ڈال دیا، جماعت اسلامی نے کل کرتراہیاں دی ہیں، مشرقی پاکستان میں بھی اور کشمیر میں بھی لیکن اب آپ میٹ کر لیں کہ کتنا احترام رہ گیا ہے۔ سیاسی عمل میں مداخلت کی وجہ سے جو

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: یہیں ہے کہ دینی سیاسی جماعتوں کی خامیاں ہوں گی وہ مختین ہوئے، الگ الگ ایکشن لڑنے کی وجہ سے ان کا ووٹ تقسیم ہو گیا یا وہ ایکس سروس میں سوسائٹی کی پرنسپل انفارنسوں سے بھیک نہیں ہو گا بلکہ اس کے لیے پہلے اس ایکشن کے مذاکہ کو شیک کرنا ہو گا۔ خود اسٹیبلیشمنٹ کو چاہیے کہ وہ ایکشن کمیشن اور نریپولر وغیرہ کو کہیں کہ حقائق کے مطابق رزلت دیں۔ اس کے علاوہ کوئی رزلت نہ ہو۔

سوال: اسٹیبلیشمنٹ کا کروار کس حد تک ہونا چاہیے

اور کہاں پر جا کر اس کو رک جانا چاہیے اور پھر عوام کے حوالے کرنا چاہیے؟

ایوب بیگ مرزا: انتخابات کے معاملات سے تو اسٹیبلیشمنٹ کا سرے سے کوئی تعلق ہی نہیں ہوتا چاہیے۔ جو حکومت منتخب ہو اس کو پالیسی کے حوالے سے اپنی ایڈ و اس دے سکتی ہے۔ آئین میں تو یہی چیز ہے کہ آرمی چیف و یونیورسٹیز کے 22 گریڈ کے افسر) کے ماتحت ہوتا ہے۔ لیکن عملی طور پر یہاں کیا ہو رہا ہے وہ

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: اب واقعہ اس بات کی ضرورت ہے کہ اس پر سمجھی گئے غور کیا جائے اور لوگوں کو ووٹ کی شرعی حیثیت کے بارے میں بتایا جائے۔ وہ اس کو ایک امانت سمجھ کر، گواہی کر دیں، لوگوں کو پتہ ہو کر کوئی مثال دیتا ہوں۔ جب راجیو گاندھی پاکستان آیا تھا

یہ ملک کو آگے لے جانے کی صلاحیت سے محروم ہو گی، جہاں پہلے ہی قرضوں کا اتنا بوجھ ہو وہاں یہ حکومت زیر بوجھ بنے گی۔ صرف 90 ہزار گاڑیاں مرکز میں ہیں جن کے پڑوں کا خرچ بھی عوام بھرتے ہیں، دنیا میں کہیں بھی اس طرح نہیں ہوتا۔ اس سے اور زیادہ مایوسی پھیلے گی اور شدید عمل پیدا ہوگا۔



قارئین پروگرام ”زمان گواہ ہے“ کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر ڈیجیٹی جا سکتی ہے۔

دعاۓ مغفرت ﴿اللَّهُمَّ لِعَذْنِي﴾

☆ حلقہ کراچی جنوبی، کوئی گنگی و سطحی تنظیم کے رفیق حافظ نور حسین وفات پا گئے۔

برائے تعزیت (میٹا): 0336-9211177

☆ حلقہ کراچی جنوبی، کوئی گنگی شرقی کے نائب شجاعت بیگ کی والدہ وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت: 0345-2604110

☆ حلقہ کراچی شاہی، اور گنگی ناؤں کے مقامی امیر آفتاب عالم کی والدہ وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت: 0321-2260360

☆ حلقہ خیر پختونخوا جنوبی کی مقامی تنظیم ذیرہ اسماعیل خان کے ملزم رفیق محمد طارق محمود اعوان کی والدہ وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت: 0306-5682276

☆ حلقہ نجاح جنوبی، ڈی جی خان کے رفیق عبدالحکیم کے والدہ وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0333-6930033

☆ حلقہ نجاح جنوبی ملتان شہر کے رفیق محمد طاہر قریشی کے والدہ وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0300-6386099

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس مانگان کو صبر جیل کی توفیق دے۔ قارئین سے کہیں ان کے لیے دعاء مغفرت کی اپیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَ اذْعُمْهُمْ وَ اذْخِلْهُمْ فِي رَحْمَتِكَ وَ حَاسِنَهُمْ حَسَابًا يُسِيرًا

ضرورت ہے، اس طرح کا انقلاب وہاں آتا ہے جہاں بادشاہیں ہوتی ہیں۔ پھر یہ کہ 2002ء میں دینی جماعتیں کے 68 نمائندے اسلامیوں میں موجود تھے۔

سوال: جو موجود تھے وہ کسی پرده نہیں کی تائید کے بغیر موجود نہیں تھے؟

ڈاکٹر فریدہ احمد پراچہ: کوئی پرده نہیں تھا۔ دو چیزیں ہو گئیں۔ ایک تو جب افغانستان پر امریکہ حملہ آرہا تو دینی جماعتیں اس کے خلاف نکلیں، جلوس نکالے، ریلیاں نکالیں جبکہ دوسری طرف سیکولر جماعتیں ایسی روشن پر تھیں جیسے آج غزہ کے معاملے میں خاموش ہیں۔ کے پی کے اور بلوچستان کے عوام نے اس وجہ سے دینی جماعتیں کو ووٹ دیے۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ دینی جماعتیں کا ووٹ تقدیم نہیں ہوا۔ الہذا میں یہ کہتا ہوں کہ اتنی بھی بایوی نہیں ہے کہ دینی جماعتیں کو ووٹ نہیں ملنے۔ البتہ اپنی خامیوں کو دیکھ کر آگے چلنے کی ضرورت ہے۔

سوال: اب جو حکومت بننے جا رہی ہے وہ کس قسم کی ہو گی اور اس کو کیا چیز ہر جو پیش ہوں گے؟

ایوب بیگ مروا: پہلے تو میرا خیال تھا کہ پیغمبر پاریٰ اور نون لیگ مل کر ہر لحاظ سے مخلوط حکومت بنالیں گے لیکن اب صورت حال مختلف ہے۔ پہلی بار میں یہ تجھتی ہے کہ اگر ہم حکومت میں شامل ہوتے ہیں تو جو ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے اس کا سارا مطلب ہم پر بھی پڑے گا لیکن اگر ان لیگ کو پسروں نہیں کرتے تو کارڈ ان کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ الہذا PPP نے فیصلہ کیا کہ ہم حکومت توں لیگ کی کھڑی کر دیں گے لیکن یہ کہ ہم حکومت میں شامل نہ ہوں گے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلے کا کہ اگر مستقبل میں پیٹی آئی اور PPP پوزیشن میں پھر سوال اٹھیں گے کہ 25 سال دینی جماعتیں اگر ستم سے باہر رہتی ہیں تو ان پہنچیں سالوں میں عالمی قوتوں نے بھی اپنا کام کرنا ہے، سیکولر قوتوں نے بھی، سو شہ میڈیا، ایکٹرانک میڈیا اور نظام تعلیم نے بھی کردار ادا کرتا ہے۔ آپ پارٹنٹ سے باہر ہوئے تو آپ صرف احتجاج کر سکتے ہیں یا پھر علیٰ باتیں کر سکتے ہیں۔ ایسا بھی نہیں ہے کہ دینی سیاسی جماعتیں بالکل کچھ نہیں کر سکتیں۔

1949ء میں قرارداد مقاصد انجی کی وجہ سے پاس ہوئی قوتوں میں ہمارے ساتھ جو محلی حلیلیں گی کہتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ کیا کچھ ہم حق پچکیں اور کیا کچھ بیچنا پڑے گا۔ اللہ ہماری حفاظت کرے۔

ڈاکٹر فریدہ احمد پراچہ: جو ایک کمزوری حکومت مفاد پرستوں کی اور پرتوکول لینے والوں کی بنے گی۔ یہ مزید کرشم کے ایجادوں کے ساتھ آنے والی حکومت ہے۔ گویا کچا کچا نظام موجود ہے، اس کو محیک کرنے کی

25 سال ایکشن نہیں لیں گے اور ان 25 سالوں میں ہم لوگوں کو اسلامی نظام سمجھا کیں گے۔ لوگوں کی تعلیم و تربیت کریں گے۔ تنظیم اسلامی نے کبھی ایکشن کو حرام یا کردوہ نہیں کہا اور یہ بھی نہیں کہا کہ ہم کبھی بھی ایکشن میں نہیں آئیں گے۔ بلکہ ڈاکٹر صاحب تو یہ بھی کہا کرتے تھے کہ اگر یہ بات تینی ہو کہ کوئی اسلامی جماعت ایکشن سویپ کر سکتی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے وہ ایکشن میں حصہ لے لیکن اس صورت میں بھی مسئلہ یہ پیدا ہوتا ہے باقی نظام سارا کا سارا اگر سیکولر ہے تو وہ دینی حکومت کو چلنے نہیں دے گا۔

جیسا کہ مصر میں ہوا۔ پاکستان میں بھی بہت اچھے کردار کیونکہ اسٹبلیشنٹ سیکولر ہے آپ کو کچھ کرنے دے تو آپ کیا کریں گے؟ عدالتی نئے نئے نکات نکال کر نظری ضرورت کے تحت فیصلے دے گی تو آپ کیا کریں گے؟ یہوڑو کریں گے سیکولر ہے، آپ کیا کریں گے۔ ایک تھانیدار قتل کا کیس ایسا بنا دیتا ہے کہ جن کو مجبور اقتال کو رہا کرنا پڑتا ہے تو آپ کیا کریں گے۔ آپ نے تو صرف اسٹبلی میں دینی لوگ بھیجے ہیں الہذا انقلاب تو اب آئے گا جب پورے فرسودہ بھل نظام کو سہارا دینے والی قوتوں کو بھی ختم کیا جائے۔

سوال: ڈاکٹر صاحب کی 25 سال والی جو پروپوزل تھی کیا اس پر کونیڈریشن ہو سکتی ہے؟

ڈاکٹر فریدہ احمد پراچہ: یہ ایک برا سنجیدہ موضوع ہے۔ اس پر کئی کئی مرتبہ سوچنے کی ضرورت ہے۔ شاید اس مختصر پروگرام میں میں اپنا نقطہ نظر نہ بیان کر سکوں۔ اس میں پھر سوال اٹھیں گے کہ 25 سال دینی جماعتیں اگر ستم سے باہر رہتی ہیں تو ان پہنچیں سالوں میں عالمی قوتوں نے بھی اپنا کام کرنا ہے، سیکولر قوتوں نے بھی، سو شہ میڈیا، ایکٹرانک میڈیا اور نظام تعلیم نے بھی کردار ادا کرتا ہے۔ آپ پارٹنٹ سے باہر ہوئے تو آپ صرف احتجاج کر سکتے ہیں یا پھر علیٰ باتیں کر سکتے ہیں۔ ایسا بھی نہیں ہے کہ دینی سیاسی جماعتیں بالکل کچھ نہیں کر سکتیں۔

ہماری حفاظت کرے۔ پاکستان کا نام اسلامی جمیع یا پاکستان رکھا گیا ہے، یہ پاس ہوا ہے۔ قادیانیوں کو اقامت قرار دیا گیا ہے، یہ سارے کام دینی سیاسی قوتوں کی بدلتی ہوئے ہیں۔ گویا کچا کچا نظام موجود ہے، اس کو محیک کرنے کی

حیا، ہی پچان ہماری

ماجدہ نعیم

اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔" (الخیر: 6)

قرآن میں تمام پیغمبروں اور خصوصاً حضرت یوسف عليه السلام کی حیا کی مثال ہنسی ملتی ہے۔ حضرت یوسف عليه السلام نے مشکل ترین مرحلے پر بھی اپنی حیا کا دامن تھا سے رکھا اور خواتین مصر کے جالوں سے پچھے کے لیے زندان میں جانے کو ترجیح دی۔ ایسا کرنے کا نتیجہ یہ تکالفاً کہ حضرت یوسف عليه السلام کے بلند اور مضبوط پاکیزہ اخلاق کا علم مصر کے ہر خاص و عام کو ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بھتی جو عورتوں کی سب سے نمایاں صفت حیاتی ہے، اب اگر ہم جنت کے حصول میں سمجھدے ہیں، تو کیا ہم اپنے اندر یہ صفت پیدا کرنے کی کوشش نہیں کریں گے؟ دراصل حیا کو اختیار کرنے سے ہی انسان ایمان کی حلاوت کو محسوس کر پاتا ہے۔ حیا انسان کے وقار میں اضافہ کرتی ہے اور انسان کو سکون بخشتی ہے۔ حیا انفرادی اور قومی اخلاق کی پاسان ہے۔ تو پھر کیا حیا سارا پاکیزہ نہیں ہے؟ ہے، کیوں نہیں۔

اس لیے آئیے سب مل کر یہ کام کرتے ہیں۔ بے حیائی کو روکنے اور حیا کو فروغ دینے کا کام۔ حیا ہماری پچان ہے تو کوچکی ہے۔ آئیے اس پچان کو دوبارہ اپنے نام کریں۔

یہ کام ہے صبح و شام کرنا، حیا کے کلپن کو عام کرنا قلم سے یہ انتظام کرنا، حیا کے کلپن کو عام کرنا



ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر ٹینی کو اپنی بیٹی، عمر 34 سال، تعلیم ایم اے اسلامیات اردو، قرآن مجید، کے لیے دینی مراجع کے حامل، برسرور ذگار، تعلیم یافتہ لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0308-4243717

☆ فیصل آباد میں مقیم اہل حدیث جت فیصل کو اپنی بیٹی، عمر 21 سال، بی ایس سی فزیوالجی، قد 5'5" کے لیے دینی مراجع کے حامل لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0301-8856562

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی بول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

اسلام معاشرے میں بھلائی پھیلانا چاہتا ہے۔

برائی اور بے حیائی کی روک تھام کرنا چاہتا ہے۔ اس لیے ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے زندگی کے ہر شعبے میں حیا اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ بے حیائی کی تردیج کرنا اور سراہنا بھی بے حیائی میں ہی شمار ہوگا۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے: "بے حیائی جس چیز میں ہوتی ہے اسے عیوب دار بنا دیتی ہے اور حیا جس چیز ہوتی ہے، اسے زینت بخشتی ہے۔" (مسند احمد: 9225)

یہ بھی فرمایا: "حیا اور ایمان ہمیشہ اکٹھے رہتے ہیں۔ جب ان میں سے کوئی ایک اٹھا لیا جائے تو وہ ساروں بخود اٹھ جاتا ہے۔" (مکملہ)

اگر ہم اپنے ایمان کو عزیز رکھتے ہیں تو ضرور ہم اپنے اندر موجود حیا کی حفاظت کریں گے۔ کتاب الہی ہمیں سکھاتی ہے کہ ناجرم سے کیا معاملہ کرنا چاہیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے نبی! "مومِ مردوں سے کوئے لوگوں کے سامنے شوہر، باب، سر، اپنے میل جوں کی عورتیں، اپنے مولک، وہ زبردست مرد جو کسی اور قسم کی غرض نہ رکھتے ہوں، اور وہ پنج جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہ ہوئے ہوں۔" (آل عمرہ: 31)

اس آیت سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ عورتیں خاوند کے علاوہ کسی اور کے لیے میک اپ نہیں کر سکتیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہاری بذریع عوتنمی وہ ہیں جو ناجرمون کے سامنے ازیب و وزینت اختیار کرنے والی اور نکھر سے بھی منع کیا ہے لیکن اگر مجبور ابات کرنی پڑے تو اس کے اس سلسلے میں کچھ والدین بھی قصور اور ہوتے ہیں کیونکہ وہ اپنے بچوں کو بچہ سمجھ کر انہیں دھیل دیے جاتے ہیں۔ مذکورہ بالا آیت میں جو پنج عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہ ہوئے ہوں۔ یہ تعریف زیادہ سے زیادہ دس بارہ سال کے لڑکوں پر صادق آئتی ہے۔ اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اسلام میں ناجرمون

سے چیزیں آخنائی کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مسلمانوں کو حیا کا مظہر ہونا چاہیے۔ مسلمانوں کے اخلاق و کردار، گفتگو، اٹھنے بنیختنے، اور ہنسنے، غرض ہر چیز میں حیا نظر آئی چاہیے۔ اس لیے کیونکہ ارشاد نبوی ہے۔ ہر دین کا کوئی امتیازی وصف (صفت) ہوتا ہے اور اسلام کا امتیازی

مادرِ مصلح المبارک کے دوران تنظیم اسلامی کے زیر انتظام ملک بصر میں

دورہ ترجمہ قرآن و خلاصہ تعلیمات قرآن کے پروگراموں کی فہرست

نوٹ: چالیس (48) کا نشان ہے دہائی خواتین کی شرکت کا برداشت قابل ہے۔

محترم مبشر عارف دورہ ترجمہ قرآن مسجد والاسلام، ہر مرکز تنظیم اسلامی، ملائن روڈ، چونگ لاہور☆ 03344381441	محترم اعجاز طیف ناہب امیر تنظیم اسلامی رائل ایونٹ کپلیکس نزد قائد اعظم ائز چنچ بیدیاں روڈ لاہور☆ 03008450098	محترم حافظ عاطف وحید، ناظم اعلیٰ مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی کے ماؤن ٹاؤن لاہور☆ (042)35869501	محترم شجاع الدین شیخ، امیر تنظیم اسلامی متصل امام کلینک Amir's palace نزد فائیو سٹار چورگی نارنجہ ناظم آباد کراچی☆ 03212828025
---	--	---	--

ملن بینکوٹ، پلات نمبر 483-B، سیکٹر 35A، زمان ٹاؤن، کوئی نمبر 4 کراچی☆ 03362129166	پہلی منزل جائز روست، نزد امک پڑوال پپ، کوئی کراسنگ کراچی☆ 03020275546	بہماں، نزد جنگ اخبار بلڈنگ و شاہین کپلیکس، آئی آئی چندر گرد روڈ کراچی☆ 03009257750	سیفرون میرج لان، نزد گلف شاپنگ سینٹر تین تواریں کافشن روڈ کراچی☆ 03333367704
مکان نمبر 2095، ریjm آباد اسٹریٹ نمبر 17، سیکٹر 43A، نزدیکی P.M.T. خلاصہ مضایمین قرآن کوئی نمبر 3 کراچی☆ 03324060999	محترم ڈاکٹر اسرار علی خلاصہ مضایمین قرآن	ریڈیشن میرج لان، نزد اون تجارت ہپتاں، پیکر کلینک کیوٹی سنر، نزدیکی اسٹریٹ، نزد ایکسپریس فیز 7، نزد ایکسپریس فیز 6 کراچی☆ 03003949248☆	محترم ڈاکٹر محمد ایاس باختاب ایکٹنیشن، فیز 7 اسٹریٹ، نزد ایکسپریس فیز 6 پر مارکیٹ، PSO پڑوال پپ کراچی☆ 03452097627☆
محترم انجینئرنگ آفیاپ خلاصہ مضایمین قرآن	Quran Markaz Defence, 10th C, 13th Commercial Street, Phase II Ext, DHA☆ 03002933734	گلتان آئیس کلاب، ہل پارک چورگی، شہید ملت روڈ کراچی☆ 03219221929	محترم محمد نعیمان دورہ ترجمہ قرآن
محترم حذیفہ آصف پرچار دورہ ترجمہ قرآن	ایمن گارڈن، سیکٹر 35-A، نمبر 33 مین رم، چھم تاؤں کراچی☆ 03009252074	راج محل لان، متصل چینیوٹ ہپتاں، کوئی نمبر ڈھانی کراچی☆ 03369211177	محترم محمد باشم دورہ ترجمہ قرآن

دورة ترجمة قرآن (کراچی) متصل امام کلینک Amir's palace نزد فائیو سٹار چورگی نارنجہ آباد☆ کراچی☆ 03212828025	محترم شجاع الدین شیخ، امیر تنظیم اسلامی دورہ ترجمہ قرآن
محترم ڈاکٹر سید عطاء الرحمن عارف دورہ ترجمہ قرآن	محترم ڈاکٹر سید عطاء الرحمن عارف دورہ ترجمہ قرآن
محترم انجینئرنگ نعیمان اختر دورہ ترجمہ قرآن	محترم انجینئرنگ نعیمان اختر دورہ ترجمہ قرآن
محترم ڈاکٹر محمد ایاس باختاب ایکٹنیشن، فیز 7 اسٹریٹ، نزد ایکسپریس فیز 6 پر مارکیٹ، PSO پڑوال پپ کراچی☆ 03003949248☆	محترم ڈاکٹر محمد ایاس باختاب ایکٹنیشن، فیز 7 اسٹریٹ، نزد ایکسپریس فیز 6 پر مارکیٹ، PSO پڑوال پپ کراچی☆ 03452097627☆
محترم محمد نعیمان دورہ ترجمہ قرآن	محترم محمد نعیمان دورہ ترجمہ قرآن

محترم اسماده جاوید عثمانی دورہ ترجمہ قرآن	THE VENUE BANQUET کرائی ☆ HALL 03219295691	محترم سید محمد مصطفیٰ دورہ ترجمہ قرآن 03002193877	عرش بریں، سکریو B4-164، سرجانی ناون کراچی ☆
محترم انجینئر محمد عثمان علی دورہ ترجمہ قرآن	حسن پیکنٹ نزد continental Bakery بالقابل ریتی قیمتی بنک بلاک 15 کراچی ☆ 03003377240	محترم عمران چھاپرا دورہ ترجمہ قرآن 03447905057	اقراء یونیورسٹی، بحریہ ناون کراچی ☆
محترم عزیز نظفر صدیقی دورہ ترجمہ قرآن	Be Energy پروپ بلاک 11 گلستان جوہر کراچی 03332192439☆	محترم طارق امیر پیرزادہ دورہ ترجمہ قرآن 03218212276	تابش لان، بیکری X گلشن معمار کراچی ☆
محترم راشد حسین شاہ دورہ ترجمہ قرآن	شان مغیلہ لان، ماڈل کالونی، جناح ایونیو روڈ کراچی ☆ 03322210335	محترم سعیل صدیقی خلاصہ مضامین قرآن نیو کراچی L11 03002616318	رائل پیلس، بالقابل نیو کراچی تھانے بیکری مرجانا بلکویٹ ناظم آباؤ نمر 4 کراچی نزد اعیاز سپر مارکیٹ کراچی ☆ 03008293917
محترم راسب و سیم خان خلاصہ مضامین قرآن	جامع مسجد عثمان، متصل فاران کلب نزد پیش اسٹیڈیم، بلاک 17، گلشن اقبال کراچی 03332328876	محترم عاطف محمود دورہ ترجمہ قرآن 03134455515	قرآن انکیڈی یا مسین آباد فیوریل بی ایریا بلاک 9 کراچی ☆ 03134455515
محترم سید یونس واحد خلاصہ مضامین قرآن	کراچی سینٹر پلوٹ انکیڈی (سابقاً کسفورد اسکول) انڈس مہران سوسائٹی ملیر کراچی ☆ 03343902355	محترم سعیم الدین دورہ ترجمہ قرآن 03134455515	رائل ڈائمنڈ ہال ایف بی ایریا بلاک 17 نزد ماجی ہسپتال کراچی ☆ 03134455515
محترم محمد ظہیر خلاصہ مضامین قرآن	آڈیو یوریم ای کوپلکس کالج گلشن حدید فیز 1 کراچی ☆ 03126924337	محترم آصف غزیز خلاصہ مضامین قرآن گلشن بہار اور گلی ناون کراچی ☆ 03212260360	امامہ لان سکریٹری 16-1 نزد جرسن اسکول خلاصہ مضامین قرآن 03212260360
محترم ابی الطیف دورہ ترجمہ قرآن	رائل ایونٹ کمپلکس نزد قائد عظم امیر جنخ بیدیاں روڈ لاہور ☆ 03008450098	محترم عییر کریم خلاصہ مضامین قرآن چوک اور گلی ناون کراچی ☆ 03212260360	DH پیلس سینٹر سائز گیارہ نزد اسلام خلاصہ مضامین قرآن کراچی ☆ 03212260360
محترم حافظ عاطف وحید دورہ ترجمہ قرآن	مسجد قرآن انکیڈی 36 کے ماڈل ناون لاہور ☆ (042) 35869501	محترم سید فاروق احمد خلاصہ مضامین قرآن استاپ نزد جنگل اسکول سعید آباد بلڈ ناون کراچی ☆ 03212925200	واکٹ گولڈ میرج لان، مشرق کوچ آخری خلاصہ مضامین قرآن کراچی ☆ 03212925200
محترم بشیر عارف دورہ ترجمہ قرآن	مسجد دارالاسلام، مرکز تنظیم اسلامی، ملتان روڈ، چوہنگ لاہور ☆ 03344381441	محترم حافظ محمد اسد قریشی دورہ ترجمہ قرآن رائل لاونچ، بربنس ریکارڈر روڈ، نزد گردندر کراچی ☆ 03452156660	انجیکوئی سینٹر، ابراصیم لاہور جامع طیروڑ، ملیر سی کراچی ☆ 03332392278
محترم فخر شیداحم دورہ ترجمہ قرآن	گولڈن فورٹ میرج ہال و اپڈیٹ ناون لاہور 03006408414☆	محترم حافظ محمد سعید دورہ ترجمہ قرآن رائل لاونچ، گلشن اقبال کراچی ☆ 03332198197	رائل لاونچ، صہبا اختر روڈ، بلاک 2-13D، گلشن اقبال کراچی ☆ 03332198197
محترم ابریشم پنجاب سوسائٹی دورہ ترجمہ قرآن	مسجد ابریشم پنجاب سوسائٹی، لاہور 030084155960	محترم خرم احمد دورہ ترجمہ قرآن رائل لاونچ، بربنس ریکارڈر روڈ، نزد گردندر کراچی ☆ 03452156660	پی آئی اے زسری (PIAN) میں یونیورسٹی روڈ، نزد ایکسپو سینٹر، بلاک 15، گلشن اقبال کراچی ☆ 03219203880
محترم شہباز احمد دورہ ترجمہ قرآن	علی بجان شادی بال نزد توکے والا چوک لاہور 03344216116	محترم محمد سعید دورہ ترجمہ قرآن رائل اقبال کراچی ☆ 03332198197	نیوش لان، صہبا اختر روڈ، بلاک 2-13D، گلشن اقبال کراچی ☆ 03332198197
محترم شیر افغان دورہ ترجمہ قرآن	رائل میرج ہال ناور آباد لاہور ☆ 03054462608	محترم سید وجاہت علی دورہ ترجمہ قرآن رائل اقبال کراچی ☆ 03219203880	پی آئی اے زسری (PIAN) میں یونیورسٹی روڈ، نزد ایکسپو سینٹر، بلاک 15، گلشن اقبال کراچی ☆ 03219203880
محترم سجاد سرور دورہ ترجمہ قرآن	مسجد بنت کعبہ N-866 پونچھ روڈ سکن آباد لاہور ☆ 03004054762		

ویڈیوڈاکٹ اسرار احمد دورہ ترجمہ قرآن	المیر ان پبلک سکول اپنکل پورہ ایسٹ آباد 03005057120	محترم عبدالمجید بادی دورہ ترجمہ قرآن	بلیدنگ میرچ بال، جوہر ناؤں لاہور☆ 03224250428
ویڈیوڈاکٹ اسرار احمد دورہ ترجمہ قرآن	وفیض حسین اسلامی کھلے بٹ، ناؤں شپ 03145550827	محترم کاشف رشید احمد گیلانی دورہ ترجمہ قرآن	قصر عیید بنکویت ہال مہروٹ بلاک مصطفیٰ ناؤں نزد کریم بلاک مارکیٹ لاہور☆ 03004017898
ویڈیوڈاکٹ اسرار احمد خلاصہ مضامین قرآن	مسجد نور القرآن وسنے غازی ہمکلت ہری پور☆ 03075538894	محترم مولا ناخان بہادر دورہ ترجمہ قرآن	گرینڈ مارکی۔ سیپیر رکارڈن، بالمقابل بحریہ ناؤں لاہور☆ 03218239921
ویڈیوڈاکٹ اسرار احمد خلاصہ مضامین قرآن	جامع مسجد حرمین شریفین گلزارقا نکر اوپنڈی دورہ ترجمہ قرآن 03465070646☆	محترم محمد عظیم دورہ ترجمہ قرآن	مسجد عائشہ۔ سارٹ ناؤں متصل انھیمز ناؤں لاہور☆ 03334173174
دورہ ترجمہ قرآن (راولپنڈی)			مسجد نورالحمدی فی قیروزالہ شاہد رہ 03144075722
محترم شفاء اللہ خان دورہ ترجمہ قرآن	رائل ان ہوٹل جی فی روڈ نیکسلا☆ 03415615296	محترم شہزاد عدنان دورہ ترجمہ قرآن	مسجد خدیجہ۔ الکبریٰ چنی کوٹھی روڈ شیخوپورہ 03344381441☆
محترم وقار احمد دورہ ترجمہ قرآن	دیوان خاص میرچ بال نزد صریال روڈ راولپنڈی کینٹ ☆ 03005077164	محترم شہزاد اقبال دورہ ترجمہ قرآن	دورہ ترجمہ قرآن (اسلام آباد)
محترم دلاؤ رعلیٰ دورہ ترجمہ قرآن	زیب شادی ہال بنی شاپ (اللدرخ کالونی) میں پکری روڈ اوپنڈی☆ 03335494046	محترم عبدالرؤف دورہ ترجمہ قرآن	مسجد جامع القرآن، بیجنونٹ اسلام آباد☆ 03455511341
محترم حمزہ شاہد دورہ ترجمہ قرآن	قهری روز میرچ بال عسکری بینک پلازا خواجہ کار پوریشن اڈیال روڈ اوپنڈی☆ 03313566789	محترم محمد شاہد دورہ ترجمہ قرآن	مسجد یو ان عمر فاروق ایف 10 مرکز اسلام آباد☆ 03028500869
محترم عادل یامین دورہ ترجمہ قرآن	کراون بینکوٹ ہال پوچھ باؤس صدر راولپنڈی☆ 03215159579	محترم محمد سعیم دورہ ترجمہ قرآن	مسجد الفرقان آئی بیٹ مرکز اسلام آباد 03315260377
محترم رضوان حیدر دورہ ترجمہ قرآن	سیجھی مارکی بھری فیز 7 نزد اللہ سکوائر بھری ناؤں اوپنڈی☆ 03015445548	محترم عیسیٰ نواز دورہ ترجمہ قرآن	ایگری گلہومارکی، نزد بھری ناؤں گیٹ 6 اسلام آباد☆ 03321500954
محترم محمد شہریار دورہ ترجمہ قرآن	مر جا شادی ہال نیپور روڈ اوپنڈی☆ 03005158417	محترم محمد نعمان دورہ ترجمہ قرآن	نیو ہائٹس اسلام آباد 03338882332
محترم سعد محمد دورہ ترجمہ قرآن	روپیش مارکی سیکٹر ایف ڈی ایچ اے 2 راولپنڈی☆ 03215852714	محترم ذاکر خالد محمود دورہ ترجمہ قرآن	ملن شادی ہال مری روڈ بھارہ کبوڑا اسلام آباد☆ 03105941584
محترم محمد نعمن طارق دورہ ترجمہ قرآن	قرآن اکیڈمی گلریز 2 اوپنڈی☆ 03335516971	محترم محمد ریاض دورہ ترجمہ قرآن	احمد بیرونی روز بھارہ کبوڑا اسلام آباد☆ 03139856449
محترم ابو الحمود دورہ ترجمہ قرآن	حمزہ شادی ہال سیکٹر 4 نیپور ہاؤس سک سو سائیٰ راولپنڈی☆ 03333004729	ویڈیوڈاکٹ اسرار احمد دورہ ترجمہ قرآن	آدم ایج، چھٹی سختا در، پارک روڈ اسلام آباد☆ 03005114500
سمیل شہزاد دورہ ترجمہ قرآن	موکی شادی ہال نزد دکن پل سروں روڈ راولپنڈی☆ 03435477684	محترم عاصم نوید خلاصہ مضامین قرآن	مسجد حسین سوال گارڈن اسلام آباد 03235522788
محترم احمد علیٰ دورہ ترجمہ قرآن	رائل نیشن سیڈ پور روڈ حیدری چوک راولپنڈی☆ 03008550773	محترم اعجاز حسین خلاصہ مضامین قرآن	مسجد جبل نور ای الجیون اسلام آباد 03008441682
دورہ ترجمہ قرآن (راولپنڈی)			محترم قمر عباسی دورہ ترجمہ قرآن
دورہ ترجمہ قرآن (اسلام آباد)			مسجد فاروق عظیم یروٹ 03448979579

بیہتر طارق کوکھر بلڈنگ نرود کے آریل
کالوںی چھتری چوک راولپنڈی ☆
03335758239

محترم عبد اللہ حسینیف
دورہ ترجمہ قرآن
03335758239
مدرسہ بیہ القرآن وسٹگی روشنیہ فدا مسجد
 محلہ گلزار آباد وارڈ نمبر 2 پنڈی گھرپ
 03319369945

دورہ ترجمہ قرآن (پشاور)

مسجد ایوب بکر صدیق، مرکز تعلیم اسلامی،
سعد الدین جان کالوںی، جی ٹی روڈ، حاجی
کیمپ پشاور 03459121006

مسجد بلال، بلاک سی، آرمی ولیف پرسپکٹ
باوسنگ سکھم، کوپاٹ روڈ، بدھ ہیر پشاور
03339102402

مردان آکلی، خان جی پلازہ، نہر پوک
03065722077

مسجد سیاح فرنچی نیکری، رسالپور روڈ نو شہرہ
03018093738

دورہ ترجمہ قرآن (مکانہ)

دفتر تعلیم اسلامی بی بیوز خاص بی بیوز بازار
بیان القرآن 03439771044

جامع مجادات خیل غالیگی سوات
ترجمہ قرآن 03469475724

جامع مسجد نور الاسلام شریف آباد کل سوات
بیان القرآن 03459519148

دورہ ترجمہ قرآن (گوجرانوالہ)

مقامی شادی ہال میر پور
03058750695

دفتر تعلیم اسلامی ڈب روڈ پکوال
03103531424

دفتر تعلیم اسلامی نواز شہید کالوںی نزد قبرستان
چوک چلم 03015868300

جامع مسجد العابد وارڈ نمبر 7 گوجرانوالہ
دورہ ترجمہ قرآن 03219506204

دورہ ترجمہ قرآن (گوجرانوالہ)

مسجد تقوی متصل پوس چوکی گرین ناون
چالاپور روڈ گجرات 03451498130

مسجد حبیب الرحمن صدر جہنم
دورہ ترجمہ قرآن 03369002121

محترم انجینئر محمد احمد
دورہ ترجمہ قرآن
کیمپ نشر، ذی کالوںی گوجرانوالہ
03344402838

محترم محمد عبدالرحمن
دورہ ترجمہ قرآن
پاک پر رائس ملز مزوڈیل پڑوں پپ،
سرگودھا روڈ، کنیا 11
03494943911
محمد بیت اخیہ بمقام چک جانی خورد، جھیل
کھاریاں، ضلع گجرات
03344700324
ویڈیوڈا اکٹر اسرار احمد
خلاصہ مضمایں قرآن
03344700324

مرکز تعلیم اسلامی مسجد المصطفیٰ، گھنیاں روڈ
دورہ ترجمہ قرآن
چالاپور روڈ 03466453822

دورہ ترجمہ قرآن (سرگودھا)

محترم محمد گلباز
دورہ ترجمہ قرآن
مسجد جامع القرآن، مین روڈ سیکھا بیٹ
ناون، سرگودھا 03067293312

ویڈیوڈا (محترم شجاع الدین شیخ)
بال مقابلہ دربار غالب شاہ، رحمان پورہ
سرگودھا 03006203974

ویڈیوڈا اکٹر اسرار احمد
اکریم پلازہ، بلاک نمبر 1، جوہر آباد ضلع
خوشاب 03005601000

محترم منورخان
خلاصہ مضمایں قرآن
03327722972

ویڈیوڈا (محترم شجاع الدین شیخ)
مسجد عمر فاروق بیان میانوالی
03213494300

دورہ ترجمہ قرآن (فیصل آباد)

محترم اکیڈمی سعید کالوںی نمبر 2 مدینہ
دورہ ترجمہ قرآن
ثانوں کینال روڈ، فیصل آباد
03336535344

محترم فیضان حسن جاوید
دورہ ترجمہ قرآن
سیون یزیں میکلوبیت بال مقابلہ حیدر بیلیں گیت
چوک ستیاں روڈ فیصل آباد ☆
03007260041

محترم فیصل افضل
دورہ ترجمہ قرآن
گلتان میرخ ہال۔ ملت روڈ فیصل آباد
03007847622

محترم رحمن، بال مقابلہ مین بازار منصورہ آباد،
دورہ ترجمہ قرآن
جہنم روڈ فیصل آباد
03007997862

محترم اکبل خان غوری
دورہ ترجمہ قرآن
قرآن سنتر 315-C، واپڈ اسٹی فیصل آباد
03007997862

محترم عبد اللہ ابراہیم
دورہ ترجمہ قرآن
راکن مارکی دارالسکینیہ روڈ نزد رویے
چالاک جنگ صدر 03337327000

محترم عبداللہ اسماعیل
دورہ ترجمہ قرآن
مسجد عبید اللہ محلہ سلطان والہ جہنم
03336729758

دورہ ترجمہ قرآن (ساجیوال)

محترم اسد انصاری	النور فناشن ہال، نیو ملتان ☆
دورہ ترجمہ قرآن	03226187858
محترم افضل حق	زینت میرج کلب، پیراں غائب روڈ ملتان ☆
دورہ ترجمہ قرآن	03226187858
محترم شہری یارخان	آئینہ میل، مارکی طارقی روڈ ملتان ☆
دورہ ترجمہ قرآن	03226187858
محترم قاری ندیم ملک	نیکس سکول بہاول پور☆
دورہ ترجمہ قرآن	03226187858
محترم علی عمران	ماڈل ناؤن، ڈیرہ غازی خان
خلاصہ مضامین قرآن	03226187858
محترم جام عابد حسین	قرآن اکیڈمی، کوٹ اودھ☆
دورہ ترجمہ قرآن	03226187858
ویڈیو	خواجہ میرج کلب، شجاع آباد ☆
دورہ ترجمہ قرآن	03226187858

دورہ ترجمہ قرآن (کھڑ)

جامع احمد صادق سورو	جامع مسجد شاہ پنجو تحصیل میہر ضلع دادو
خلاصہ مضامین قرآن	03455255100
محترم حافظ شاہ اللہ گول	فتر تنظیم اسلامی سکھ 3 / B پروفیسر ہاؤ سنگ سوسائٹی شکار پور روڈ سکھ
خلاصہ مضامین قرآن	03003146113
ویڈیو (محترم شجاع الدین شیخ)	مسجد بیت القرآن و باب گارڈن رجیم یار خان 03216776902
خلاصہ مضامین قرآن	
ویڈیو اکٹر اسرار احمد	گلی نمبر 1 مکان نمبر 2 جوہر کالونی صادق آباد 03327294618
خلاصہ مضامین قرآن	

دورہ ترجمہ قرآن (حیدر آباد)

محترم جامع القرآن گلشن سحر قاسم آباد	محترم شیخ محمد لاکھو
دورہ ترجمہ قرآن	حیدر آباد☆
محترم سعد عبداللہ	مرینہ بنکویت، یونٹ نمبر 8 نزد ماہی
دورہ ترجمہ قرآن	ہپتال طیف آپا دھیر آباد☆
محترم محمد فاروق پاشا، دورہ ترجمہ قرآن	زرین ہال، نادر مارکیٹ حیدر آباد☆

دورہ ترجمہ قرآن (کوئٹہ)

محترم عبدالسلام عمر، خلاصہ مضامین قرآن	لہری گیٹ کوئٹہ 03337860934
محترم مفتاح	ار باب کرم خان روڈ کوئٹہ خلاصہ مضامین قرآن 03337860934
ویڈیو اکٹر اسرار احمد	ایپر پور روڈ کوئٹہ دورہ ترجمہ قرآن 03337860934
خلاصہ مضامین قرآن	طوفی روڈ کوئٹہ خلاصہ مضامین قرآن 03337860934

محترم پروفیسر نوازش رسول	دورہ ترجمہ قرآن 03000971784
جامع مسجد عبداللہ ابن مسعود جویلی لکھا	خلاصہ مضامین قرآن 03082140217
محترم ڈاکٹر مظہر الاسلام	دورہ ترجمہ قرآن 03064996494
میاں کالونی اکاراڑہ، 03226991117	ویڈیو اکٹر اسرار احمد، خلاصہ مضامین قرآن
بورے والا، ہسپتال بورے والا	ویڈیو اکٹر اسرار احمد، خلاصہ مضامین قرآن 03006991080
ستی پاکپتن	ویڈیو اکٹر اسرار احمد، خلاصہ مضامین قرآن 03078766691

مسجد جامع القرآن مرکز تنظیم اسلامی گل نبر	محترم محمد یونس دورہ ترجمہ قرآن 03067861702
مسجد قاطمہ المعروف جامع القرآن مرکز	محترم شاراح شفیق دورہ ترجمہ قرآن 03066083232
تنظيم اسلامی گلشن حشمت ہارون آباد☆	محترم محمد مین نوشانی درس قرآن 03367103377
مسجد گلزار حسیب مسلم ناؤن چشتیاں	محترم حافظ شمس الحق اعوان خلاصہ مضامین قرآن 03004248315☆
نمبر 19 مرود☆	محترم حافظ شمس الحق اعوان خلاصہ مضامین قرآن 03417425186
امجم کتاب گھر فیصل بازار فتحی والی	ویڈیو (محترم شجاع الدین شیخ) خلاصہ مضامین قرآن
حسن ناؤن بگلروڈ فقیر والی	ویڈیو (محترم شجاع الدین شیخ) خلاصہ مضامین قرآن 03217598646
مسجد جامع القرآن مرکز تنظیم اسلامی حسن	ویڈیو (محترم شجاع الدین شیخ) خلاصہ مضامین قرآن 03334421261
ناؤن فورٹ عباس	دورة ترجمہ قرآن (ملتان)

راہستاں میرج کلب، ممتاز آباد ملتان ☆	محترم مرزا تمرنیس دورہ ترجمہ قرآن 03226187858
مسجد حاجرہ یاسین، بی جی چوک ملتان☆	محترم عرفان بٹ دورہ ترجمہ قرآن 03226187858
مسجد قرآن اکیڈمی، آفسرز کالونی ملتان	محترم عثمان صابر دورہ ترجمہ قرآن 03226187858
مسجد قرطاب، ملتان کیتی	محترم سلیم انخر دورہ ترجمہ قرآن 03226187858
مسجد قرآن اکیڈمی، بی زیمی یو کیپس ملتان	محترم فاروق احمد دورہ ترجمہ قرآن 03226187858☆

We performed amputations of arms and legs daily, using a Gigli saw, a Civil War-era tool, essentially a segment of barbed wire. Many amputations could've been avoided if we'd had access to standard medical equipment. It was a struggle trying to care for all the injured within the constructs of a healthcare system that has utterly collapsed.

I listened to my patients as they whispered their stories to me, as I wheeled them into the operating room for surgery. The majority had been sleeping in their homes, when they were bombed. I couldn't help thinking that the lucky ones died instantaneously, either by the force of the explosion or being buried in the rubble. The survivors faced hours of surgery and multiple trips to the operating room, all while mourning the loss of their children and spouses. Their bodies were filled with shrapnel that had to be surgically pulled out of their flesh, one piece at a time.

I stopped keeping track of how many new orphans I had operated on. After surgery they would be filed somewhere in the hospital, I'm unsure of who will take care of them or how they will survive. On one occasion, a handful of children, all about ages 5 to 8, were carried to the emergency room by their parents. All had single sniper shots to the head. These families were returning to their homes in Khan Yunis, about 2.5 miles away from the hospital, after Israeli tanks had withdrawn. But the snipers apparently stayed behind. None of these children survived.

On my last day, as I returned to the guest house where locals knew foreigners were staying, a young boy ran up and handed me a small gift. It was a rock from the beach, with an Arabic inscription written with a marker: "From Gaza, With Love, Despite the Pain." As I stood on the balcony looking out at Rafah for the last time, we could hear the drones, bombings and bursts of machine-gun fire, but something was different this time: The sounds

were louder, the explosions were closer. This week, Israeli forces raided another large hospital in Gaza, and they're planning a ground offensive in Rafah. I feel incredibly guilty that I was able to leave while millions are forced to endure the nightmare in Gaza. As an American, I think of our tax dollars paying for the weapons that likely injured my patients there. Already driven from their homes, these people have nowhere else to turn.

Courtesy

<https://www.latimes.com/opinion/story/2024-02-16/rafah-gaza-hospitals-surgery-israel-bombing-ground-offensive-children>

پریس ریلیز 23 فروردی 2024

فلاطین پر اسرائیل کے غاصبانہ قبضہ کے خاتمے کے لیے مستلزمہ مدد ہو کر عملی اقدامات کرے

شجاع الدين شيخ

فلسطین پر اسرائیل کے غاصبانہ قبضہ کے خاتمے کے لیے امت مسلمہ مدد ہو کر عملی اقدامات کرے۔ یہ بات تفہیمِ اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ عالمی عدالت انصاف میں اسرائیل کے فلسطین پر غاصبانہ قبضہ کے حوالے سے کیس کی ساعت جاری ہے اور آج پاکستان نے اس مسئلے میں اپنا موقف پیش کرنا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ناجائز صہیونی ریاست کے حوالے سے پاکستان کی اٹل پالیسی کو قائدِ اعظم نے طے کر دیا تھا۔ باقی پاکستان نے اسرائیل کو مغرب کا ناجائز بچہ قرار دیا تھا اور اس عزم کا بھی اظہار کیا تھا کہ پاکستان فلسطین کے مسلمانوں کی مدد کے لیے ہر حد تک جائے گا اور اگر ضرورت پڑی تو عسکری کارروائی کو بھی رونے کا لارا یا جائے گا۔ امیر تفہیم نے کہا کہ آج اسرائیل فلسطینی مسلمانوں کو صفر ہستی سے منانے کے لیے عملی اقدامات کر رہا ہے۔ پاکستان کو چاہیے کہ عالمی عدالت انصاف میں ناجائز صہیونی ریاست کے حوالے سے باقی پاکستان کی طرف سے وی گئی مستقل اور ناقابل ترمیم پالیسی کے مطابق فلسطین پر اسرائیل کے غاصبانہ قبضہ کو فی الفور ختم کرنے کا مطالبہ کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ایسی صلاحیت کا حامل اسلامی جمہوریہ پاکستان اسرائیل کو درندگی ختم کرنے کا ائمہ دے تو اسرائیل اور اس کے سرپرست ممالک کے لیے اس کے علاوہ کوئی راستہ باقی نہ رہے گا کہ فلسطینیوں پر جاری ظلم و ختم کو روکیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان واضح اور دو لوگ انداز میں حق کے ساتھ اور باطل کے خلاف کھڑا ہونے کا اعلان کرے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تفہیم اسلامی، پاکستان)

I'm an American Doctor Who Went to Gaza

What I Saw Wasn't War — It Was Annihilation

By Irfan Galaria, Los Angeles Times

In late January, I left my home in Virginia, where I work as a plastic and reconstructive surgeon and joined a group of physicians and nurses traveling to Egypt with the humanitarian aid group MedGlobal to volunteer in Gaza.

I have worked in other war zones. But what I witnessed during the next 10 days in Gaza was not war — it was annihilation. At least 28,000 Palestinians have been killed in Israel's bombardment of Gaza. From Cairo, Egypt's capital, we drove 12 hours east to the Rafah border. We passed miles of parked humanitarian aid trucks because they weren't allowed into Gaza. Aside from my team and other envoy members from the United Nations and World Health Organization, there were very few others there.

Entering southern Gaza on Jan. 29, where many have fled from the north, felt like the first pages of a dystopian novel. Our ears were numb with the constant humming of what I was told were the surveillance drones that circled constantly. Our noses were consumed with the stench of 1 million displaced humans living in close proximity without adequate sanitation. Our eyes got lost in the sea of tents. We stayed at a guest house in Rafah. Our first night was cold, and many of us couldn't sleep. We stood on the balcony listening to the bombs, and seeing the smoke rise from Khan Yunis.

As we approached the European Gaza Hospital the next day, there were rows of tents that lined and blocked the streets. Many Palestinians gravitated toward this and other hospitals hoping it would represent a sanctuary from the violence — they were wrong.

People also spilled into the hospital: living in hallways, stairwell corridors and even storage closets. The once-wide walkways designed by the European Union to accommodate the busy traffic of medical staff, stretchers and equipment were now reduced to a single-file passageway. On either side, blankets hung from the ceiling to cordon off small areas for entire families, offering a sliver of privacy. A hospital designed to accommodate about 300 patients was now struggling to care for more than 1,000 patients and hundreds more seeking refuge.

There were a limited number of local surgeons available. We were told that many had been killed or arrested, their whereabouts or even their existence unknown. Others were trapped in occupied areas in the north or nearby places where it was too risky to travel to the hospital. There was only one local plastic surgeon left and he covered the hospital 24/7. His home had been destroyed, so he lived in the hospital, and was able to stuff all of his personal possessions into two small hand bags. This narrative became all too common among the remaining staff at the hospital. This surgeon was lucky, because his wife and daughter were still alive, although almost everyone else working in the hospital was mourning the loss of their loved ones.

I began work immediately, performing 10 to 12 surgeries a day, working 14 to 16 hours at a time. The operating room would often shake from the incessant bombings, sometimes as frequent as every 30 seconds. We operated in unsterile settings that would've been unthinkable in the United States. We had limited access to critical medical equipment:

Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

ACEFYL

SUGAR FREE
COUGH
SYRUP

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین
کھانسی کا شربت
شوگرفری
میں بھی دستیاب ہے

بر قسم کی کھانسی میں
یکسان مفید

